بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 3

شمارہ 10

ایڈیٹر

نائب ایڈیٹر

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

19 / جمادالثانی 1439 ہجری قمری • 8 / امان 1397 ہجری شمسی • 8 / مارچ 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ تَجِدُوۡہُ عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ○ (سورۃ البقرہ :111)

ترجمہ: اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو بھلائی بھی تم خود اپنی خاطر آگے بھیجتے ہو اسے تم اللہ کے حضور موجود پاؤ گے۔ یقیناً اللہ اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہے جو تم کرتے ہو۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قُدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا

خدا نے محض اپنی قدرت نمائی سے اس جماعت کو قائم کر دیا ہے ورنہ باوجود اس قدر قومی مخالفت کے یہ امر محالات میں سے تھا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۱۱۱۔ نشان۔ براہین احمدیہ میں ایک یہ پیشگوئی ہے۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قُدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ اس پیشگوئی پر پچیس برس گذر گئے یہ اُس زمانہ کی ہے جبکہ میں کچھ بھی نہیں تھا۔ اس پیشگوئی کا ماحصل یہ ہے کہ بباعث سخت مخالفت بیرونی اور اندرونی کے کوئی ظاہری امید نہیں ہوگی کہ یہ سلسلہ قائم ہو سکے۔ لیکن خدا اپنے چمک دار نشانوں سے دنیا کو اِس طرف کھینچ لے گا اور میری تصدیق کے لئے زور آور حملے دکھائے گا۔ چنانچہ اُنہیں حملوں میں سے ایک طاعون ہے جس کی ایک مدّت پہلے خبر دی گئی تھی۔ اور اُنہیں حملوں میں زلزلے ہیں جو دنیا میں آرہے ہیں اور نہ معلوم اور کیا کیا حملے ہوں گے اور اس میں کیا شک ہے کہ جیسا کہ اس پیشگوئی میں بیان فرمایا ہے خدا نے محض اپنی قدرت نمائی سے اس جماعت کو قائم کر دیا ہے ورنہ باوجود اس قدر قومی مخالفت کے یہ امر محالات میں سے تھا کہ اس قدر جلدی سے کئی لاکھ انسان میرے ساتھ ہو جائیں اور مخالفوں نے بہتیری کوششیں کیں مگر خدا تعالیٰ کے ارادہ کے مقابل پر ایک پیش نہ گئی۔

۱۱۲۔ نشان۔ ہمارا ایک مقدمہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں چند موروثی اسامیوں پر تھا مجھے خواب میں بتلایا گیا کہ اس مقدمہ میں ڈگری ہوگی میں نے کئی لوگوں کے آگے وہ خواب بیان کی۔ منجملہ اُن کے ایک ہندو بھی تھا جو میرے پاس آمد و رفت رکھتا تھا اُس کا نام شرمپت ہے جو زندہ موجود ہے اُس کے پاس بھی میں نے یہ پیشگوئی بیان کر دی تھی کہ اس مقدمہ میں ہماری فتح ہوگی۔ بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا کہ جس روز اس مقدمہ کا اخیر حکم سنایا جانا تھا ہماری طرف سے کوئی شخص حاضر نہ ہوا اور فریق ثانی جو شاید پندرہ یا سولہ آدمی تھے حاضر ہوئے۔ عصر کے وقت اُن سب نے واپس آکر بازار میں بیان کیا کہ مقدمہ خارج ہو گیا۔ تب وہی شخص مسجد میں میرے پاس دوڑتا آیا اور طنزاً کہا کہ لو صاحب آپ کا مقدمہ خارج ہو گیا۔ میں نے کہا کہ کس نے بیان کیا اُس نے جواب دیا کہ سب مدعاعلیھم آگئے ہیں اور بازار میں بیان کر رہے ہیں۔ یہ سُنتے ہی میں حیرت میں پڑ گیا کیونکہ خبر دینے والے پندرہ آدمی سے کم نہ تھے اور بعض اُن میں سے مسلمان اور بعض ہندو تھے۔ تب جو کچھ مجھ کو فکر اور غم لاحق ہوا اُس کو میں بیان نہیں کر سکتا۔ وہ ہندو تو یہ بات کہہ کر خوش خوش بازار کی طرف چلا گیا گویا اسلام پر حملہ کرنے کا ایک موقعہ اُس کو مل گیا مگر جو کچھ میرا حال ہوا اُس کا بیان کرنا طاقت سے باہر ہے عصر کا وقت تھا میں مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اور دل سخت پریشان تھا کہ اب یہ ہندو ہمیشہ کے لئے یہ کہتا رہے گا کہ کس قدر دعویٰ سے ڈگری ہونے کی پیشگوئی کی تھی اور وہ جھوٹی نکلی۔ اتنے میں غیب سے ایک آواز گونج کر آئی اور آواز اس قدر بلند تھی کہ میں نے خیال کیا کہ باہر سے کسی آدمی نے آواز دی ہے۔ آواز کے یہ لفظ تھے کہ ڈگری ہوگئی ہے مسلمان ہے! یعنی کیا تو باور نہیں کرتا۔ تب میں نے اُٹھ کر مسجد کے چاروں طرف دیکھا تو کوئی آدمی نہ پایا۔ تب یقین ہو گیا کہ فرشتہ کی آواز ہے۔ میں نے اُس ہندو کو پھر اُسی وقت بلایا اور فرشتہ کی آواز سے اُس کو اطلاع دی مگر اُس کو باور نہ آیا۔ صبح میں خود بٹالہ کی تحصیل میں گیا اور تحصیلدار حافظ ہدایت علی نام ایک شخص تھا وہ اُس وقت ابھی تحصیل میں نہیں آیا تھا اُس کا مثل خواں متھرا داس نام ایک ہندو موجود تھا مَیں نے اُس سے دریافت کیا کہ کیا ہمارا مقدمہ خارج ہو گیا؟ اُس نے کہا کہ نہیں بلکہ ڈگری ہوگئی میں نے کہا کہ فریق مخالف نے قادیان میں جا کر یہ مشہور کر دیا ہے کہ مقدمہ خارج ہو گیا ہے اُس نے کہا کہ ایک طور سے انہوں نے بھی سچ کہا ہے، بات یہ ہے کہ جب تحصیلدار فیصلہ لکھ رہا تھا تو میں ایک ضروری حاجت کے لئے اس کی پیشی سے اُٹھ کر چلا گیا تھا۔ تحصیلدار نیا تھا اُس کو مقدمہ کی پیش و پس کی خبر نہ تھی۔ فریق مخالف نے ایک فیصلہ اُس کے روبرو پیش کیا جس میں موروثی آسامیوں کو بلا اجازت مالک کے اپنے اپنے کھیتوں سے درخت کاٹنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ تحصیلدار نے اس فیصلہ کو دیکھ کر مقدمہ خارج کر دیا اور اُن کو رخصت کر دیا۔ جب میں آیا تو تحصیلدار نے وہ فیصلہ مجھے دیا کہ شامل مثل کرو جب میں نے اُس کو پڑھا تو میں نے تحصیلدار کو کہا کہ یہ تو آپ نے بڑی بھاری غلطی کی کیونکہ جس فیصلہ کی بنا پر آپ نے یہ حکم لکھا ہے وہ تو اپیل کے محکمہ سے منسوخ ہو چکا ہے۔ مدعاعلیھم نے شرارت سے آپ کو دھوکہ دیا ہے اور میں نے اُسی وقت محکمہ اپیل کا فیصلہ جو مثل سے شامل تھا اُن کو دکھلا دیا۔ تب تحصیلدار نے بلا توقف اپنا پہلا فیصلہ چاک کر دیا اور ڈگری کر دی۔ یہ ایک پیشگوئی ہے کہ ایک ہندوؤں کی جماعت اور کئی مسلمان اس کے گواہ ہیں اور وہی شرمپت اس کا گواہ ہے جو بہت خوشی سے یہ خبر لے کر میرے پاس آیا تھا کہ مقدمہ خارج ہو گیا فالحمد للہ علیٰ ذالك۔ خدا کے کام عجیب قدرتوں سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس پیشگوئی کی تمام وقعت اس سے پیدا ہوئی کہ ہماری طرف سے کوئی حاضر نہ ہوا اور تحصیلدار نے غلط فیصلہ فریق ثانی کو سنا دیا۔ دراصل یہ سب کچھ خدا نے کیا اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ خاص عظمت اور وقعت پیشگوئی میں ہرگز پیدا نہ ہوتی۔

۱۱۳۔ نشان۔ براہین احمدیہ کی یہ پیشگوئی ہے کہ شَاتَانِ تُذۡبَحَانِ۔ وَکُلُّ مَنۡ عَلَیۡھَا فَانٍ۔ یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر مرے گا۔ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں درج ہے جو آج سے پچیس برس پہلے شائع ہو چکی ہے مجھے مُدّت تک اسکے معنے معلوم نہ ہوئے بلکہ اور اور جگہ کو محض اجتہاد سے اس کا مصداق ٹھہرایا لیکن جب مولوی صاحبزادہ عبداللطیف مرحوم اور شیخ عبدالرحمن اُن کے تلمیذ سعید امیر کابل کے ناحق ظلم سے قتل کئے گئے تب روز روشن کی طرح کھل گیا کہ اس پیشگوئی کے مصداق یہی دونوں بزرگ ہیں کیونکہ شاۃ کا لفظ نبیوں کی کتابوں میں صرف صالح انسان پر بولا گیا ہے اور ہماری تمام جماعت میں ابھی تک بجز اِن دونوں بزرگوں کے کوئی شہید نہیں ہوا اور جو لوگ ہماری جماعت سے باہر اور دین اور دیانت سے محروم ہیں اُن پر شاۃ کا لفظ اطلاق نہیں پا سکتا۔ اور پھر اس پر اور قرینہ یہ ہے کہ اس الہام کے ساتھ یہ دوسرا فقرہ ہے کہ لَا تَھِنُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ایسی موتیں ہوں گی جو ہمارے غم اور حزن کا موجب ہوں گی اور ظاہر ہے کہ دُشمن کی موت سے کوئی غم نہیں ہو سکتا اور جب صاحبزادہ مولوی عبداللطیف شہید اسی جگہ قادیان میں تھے اُس وقت بھی اُن کے بارہ میں یہ الہام ہوا تھا قُتِلَ خَیۡبَۃً وَّزِیۡدَ ھَیۡبَۃً یعنی مخالفوں سے نومید ہونے کی حالت میں قتل کیا جائے گا اور اُس کا مارا جانا بہت ہیبت ناک ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 272)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

آفس سے باہر جماعتی کاموں کے علاوہ مربیان کو دن بھر اپنے آفس میں ہی رہنا چاہئے
یہ بات مقامی احمدیوں کیلئے بہت اہمیت کی حامل ہے کہ وہ اپنے مربیان سے کسی وقت بھی مِل سکیں

آپ کو کبھی بھی وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے، اپنے علم میں اضافہ کریں، بالخصوص حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر پڑھیں اور پھر دوبارہ پڑھیں اور باقاعدگی سے The Essence of Islam کا مطالعہ کریں، جو بھی یہ سمجھتا ہے کہ جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ عالم ہو چکا ہے وہ غلطی پر ہے

اللہ تعالیٰ آپ کے ہر قدم اور ہر کام کو دیکھ رہا ہے، پس اپنی ذمہ داریوں کو ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرتے رہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مربیان سلسلہ کو اہم نصائح

(مکرم عابد وحید خان صاحب کی ذاتی ڈائری میں سے ایک مختصر انتخاب)

امریکہ سے تعلق رکھنے والے نَو جوان مربیان پر مشتمل ایک وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ

21/اگست 2016ء کو امریکہ سے تعلق رکھنے والے نو جوان مربیان پر مشتمل ایک وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہوئی۔ یہ تمام مربیان جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل مربیان تھے اور اُنہیں ہدایت تھی کہ وہ اِس سال جلسہ سالانہ یُو.کے کیلئے آئیں۔

میٹنگ کے دوران مَیں نے دیکھا کہ حضور انور مربیان سے کتنا پیار کرتے ہیں۔ حضور انور نے انہیں ایک گھنٹہ سے زائد وقت دیا تا کہ جو بھی سوالات ان کے ذہنوں میں ہیں، کوئی بھی مسئلے ہیں یا کوئی بھی پریشانی اُنہیں لاحق ہے وہ اس بارہ میں حضور سے کھل کے بات کرسکیں۔ حضور انور نے ان کی رہنمائی فرمائی اور انہیں ہدایات سے نوازا کہ انہیں کس طرح اپنے کاموں کو سرانجام دینا چاہئے۔

☆صلوٰۃ کے حوالہ سے ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: آپ کو چاہئے کہ تمام افرادِ جماعت کو تلقین کریں کہ وہ نمازِ فجر مسجد میں ادا کریں۔ خاص طور پر اُن افراد کو جو مسجد کے قریب رہتے ہیں۔ آپ کو دیکھنا چاہئے کہ کِن کِن افراد کے پاس گاڑیوں میں جگہ ہے اور اُن میں سے کون دوسروں کو نماز پر لے جاسکتے ہیں۔

ایک اَور مربی کو حضور انور نے فرمایا: اگر کوئی بھی شخص نماز فجر کے لئے مسجد میں نہیں آتا پھر بھی آپ مسجد جائیں اور مسجد کے دروازے کھولیں اور اپنی نماز مسجد میں ہی ادا کریں۔ آپ کو لازمًا دوسروں کے لئے نمونہ بننا چاہئے۔

☆حضور انور نے اس بات کی اہمیت بھی واضح فرمائی کہ آفس سے باہر جماعتی کاموں کے علاوہ مربیان کو دن بھر اپنے آفس میں ہی رہنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بات مقامی احمدیوں کیلئے بہت اہمیت کی حامل ہے کہ وہ اپنے مربیان سے کسی وقت بھی مِل سکیں۔

☆مربیان کو عمومی ہدایات سے نوازتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: آپ کو کم از کم تین ماہ قبل اپنے کاموں کو حتمی شکل دینی چاہئے اور اُن جماعتوں کو بار بار نوٹس دینا چاہئے جن کا آپ نے وِزٹ کرنا ہے تا کہ وہ بھی صحیح منصوبہ بندی کے ساتھ تقریبات کی تیّاری کرسکیں جس کا بالآخر اُنہیں کو فائدہ ہوگا۔ آپ کو اس لئے جماعتوں میں نہیں بھیجا جاتا کہ آپ مقامی جماعتوں میں بتائے بغیر جائزہ لینے کے لئے جائیں بلکہ آپ کو اُن کی تربیت کے لئے، اُن کی رہنمائی کے لئے اور اُن کی مدد کے لئے وہاں بھیجا جاتا ہے۔

☆حضور انور نے مزید فرمایا: مربی ہونے کی حیثیت سے آپ کو کبھی بھی وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے برعکس اگر آپ کے پاس وقت ہے تو اُسے کسی تعمیری کام کے لئے صرف کرنا چاہئے، کچھ پڑھیں اور اپنے علم میں اضافہ کریں۔ بالخصوص حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تفسیر پڑھیں اور پھر دوبارہ پڑھیں اور باقاعدگی سے The Essence of Islam کا مطالعہ کریں۔ ذاتی مطالعہ کے بغیر آپ وہ باتیں بھی بھول جائیں گے جو آپ کو پہلے سے ہی پتہ ہیں۔ جو بھی یہ سمجھتا ہے کہ جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ عالم ہو چکا ہے وہ غلطی پر ہے۔

☆ایک مربی نے حضور انور سے عرض کی کہ جامعہ احمدیہ برطانیہ کے طلباء اور فارغ التحصیل مربیان کا حضور انور سے ایک 'خاص' تعلق ہے اور انہوں نے دوسرے ممالک سے فارغ التحصیل مربیان کی نسبت حضور انور سے زیادہ اور باقاعدگی سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اس کمرے میں بھی بعض جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل مربیان بیٹھے ہیں جن سے میرا خاص تعلق ہے۔ آپ میں سے بعض باقاعدگی سے مجھے ذاتی طور پر لکھتے ہیں مگر آپ میں سے بعض بے قاعدہ ہیں۔

میٹنگ جاری رہی اور ایک موقع پر حضور انور نے نہایت خوبصورت انداز میں فرمایا: خواہ آپ کا میرے سے کوئی ذاتی تعلق ہو یا نہ ہو، آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ میں آپ میں سے ہر ایک کے لئے دعا کرتا ہوں۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے فارغ التحصیل مربیان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ

اسی روز سہ پہر جامعہ احمدیہ کینیڈا سے سال 2016ء میں فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ یہ مربیان حضور انور کی ہدایت پر افریقہ جانے والے تھے تا کہ وہ وہاں کی مقامی جماعتوں میں جائیں اور چند ہفتوں کے لئے تربیت حاصل کرسکیں۔

☆حضور انور نے مجموعی طور پر مربیان کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا: آج کی اس میٹنگ کا بنیادی مقصد آپ سے آشنائی حاصل کرنا ہے۔ لیکن چونکہ آپ عنقریب افریقہ جانے والے ہیں اس لئے مَیں آپ کو بعض نصائح کرنا چاہتا ہوں۔ یاد رکھیں، اگر آپ افریقہ کے لوگوں سے پیار محبت سے پیش آئیں گے اور اُن سے اچھا سلوک کریں گے تو وہ آپ کی خاطر مرنے کے لئے بھی تیّار ہوں گے۔ لیکن اگر آپ کسی قسم کی افسری دکھائیں گے تو وہ آپ کا ساتھ نہیں دیں گے اور وہ غصّے میں آجائیں گے۔

حضور انور نے مزید فرمایا: جب آپ دُور افتادہ دیہات میں جائیں تو treated پانی پینے کی کوشش کریں یا کم از کم اس بات کی پوری طرح تسلّی کرلیں کہ جو پانی آپ پی رہے ہیں وہ اُبلا ہوا ہو۔ اس کے علاوہ آپ کو مقامی کھانا کھانا چاہئے اور مقامی لوگوں اور جماعتوں سے ملنا جلنا چاہئے۔

حضور انور نے اپنا ایک ذاتی واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: افریقہ میں رہن سہن کا معیار اب بہت بہتر ہو چکا ہے۔ لیکن جب مَیں وہاں تھا تو کبھی کبھی مجھے باہر بھی سونا پڑتا تھا۔ اس لئے اگر موقع ملے تو آپ کو بھی کم از کم ایک دفعہ باہر سونا چاہئے۔

حضور انور نے اس میٹنگ کو اِن الفاظ کے ساتھ ختم فرمایا: افریقہ کے لوگ آپ کو دیکھیں گے اور آپ کے نمونے پر چلیں گے۔ پس اگر آپ فجر کے وقت سوتے رہیں گے تو وہ یہ گمان کریں گے کہ فجر کے وقت سونا سب لوگوں کے لئے جائز ہے۔ آپ اَب مربی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ہر قدم اور ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

حضور انور کے پُرحکمت الفاظ

اسی روز شام کو مجھے حضور انور سے ملاقات کرنے کا شرف ملا اور مَیں نے حضور انور کو بتایا کہ برطانیہ کے ایک معروف انتہا پسند مسلمان عالم کو دہشتگرد کارروائیوں کی وجہ سے سزا سنائی گئی ہے۔ اور میڈیا والے مسلسل ہمارے ساتھ رابطے میں تھے اور وہ پوچھ رہے تھے کہ کیا ہم اس پر خوش اور مطمئن ہیں کہ اُسے سزا سنائی گئی ہے؟ مجھے یقین تھا کہ حضور انور مجھے کہیں گے کہ ہم خوش ہیں کیونکہ وہ دہشتگرد تھا۔ لیکن حضور انور کا جواب اس سے مختلف تھا اور مَیں کبھی تصوّر بھی نہیں کرسکتا تھا کہ حضور اتنا خوبصورت جواب دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم اس پر کبھی بھی خوش نہیں ہوسکتے کیونکہ اس کی سزا کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان نے ملکی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے اور اُس نے نفرت اور دہشتگردی پھیلائی ہے اور اُس نے یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کیا ہے۔ پھر ہم آج کس طرح خوش ہو سکتے ہیں؟ ہم اس خبر سے کس طرح مطمئن ہو سکتے ہیں؟

حضور انور نے مزید فرمایا: یقیناً یہ بات اچھی ہے کہ اُسے اب قانون کی گرفت میں لایا گیا ہے اور مَیں امید کرتا ہوں کہ یہ دوسرے انتہا پسند لوگوں کے لئے بھی ایک تنبیہ ہوگی اور اُن لوگوں کے لئے بھی جو انتہا پسندی کی طرف مائل ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم کبھی خوش نہیں ہوسکتے کہ اسلام کے پاکیزہ نام کو ایک بار پھر بدنام کیا گیا۔ ہم کبھی خوش نہیں ہوسکتے کہ یہ شخص نفرتیں پھیلاتا تھا اور دوسرے مسلمانوں کو بھی تشدد کی طرف انگیخت کرتا تھا۔

جلسہ سالانہ یُو.کے 2016ء سے پہلے اور بعد میں کُل دو ہفتوں میں مَیں نے خلافت کی برکات کا بار بار مشاہدہ کیا۔ حضور انور نے ذاتی طور پر ہزاروں احمدیوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ جلسہ سالانہ کے تینوں دن حضور انور نے خطابات ارشاد فرمائے، دوسرے ملکوں سے آنے والے متعدد وفود نے حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔ حضور انور نے کئی میڈیا انٹرویوز دیئے اور ساتھ ساتھ مختلف عہدیداروں، کارکنوں اور رضا کاروں کو مسلسل ہدایات سے نوازا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ حضور کے الفاظ، حضور کا پیار، حضور کی شفقت اور حضور کے کرم نے ہر قومیت سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو چُھوا۔ خلافت کی برکات کبھی ختم نہیں ہوں گی، عالمگیر سطح پر ان کا مشاہدہ ہو رہا ہے اور ہمیشہ ہوتا رہے گا۔

(اخبار بدر اُردو 22/فروری 2018)

خطبہ جمعہ

سورۃ المومن کی ابتدائی چار آیات اور آیت الکرسی کی صبح و شام تلاوت کرنے والے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کا تذکرہ کہ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا

قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں ان آیات کی پُر معارف تفسیر اور اسکی روشنی میں افراد جماعت کو نہایت اہم تاکیدی نصائح

جب ان آیات کے پڑھنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو صرف پڑھنے سے کچھ نہیں ہوگا بلکہ عملی حالت بھی بہتر کرنی ہوگی

ان آیات میں مذکور اللہ تعالیٰ کی صفات کے مضامین کا پُر لطف بیان اور ان صفاتِ الٰہیّہ کے فیض کو حاصل کرنے کے طریق کی طرف رہنمائی

توبہ و استغفار اور شفاعت کے مضمون کی حقیقت کا بصیرت افروز تذکرہ

ان آیات کا صرف پڑھنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ان کے مضمون پر غور کرتے ہوئے ان باتوں کو اپنانے کی بھی ضرورت ہے اور وہ فہم و ادراک حاصل کرنے کی بھی ضرورت ہے جو ان آیتوں کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم نے کئی جگہ اس کی وضاحت کی اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو کھول کر ہمارے سامنے رکھا۔ اگر یہ باتیں ہوں گی تو پھر انسان خدا تعالیٰ کے فضل سے اُس کی حفاظت میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے مطابق ہمیں اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے

مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر عبد القادر ڈاہری صاحب آف نوابشاہ کی وفات، مرحومہ کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 2؍فروری 2018ء بمطابق 2؍تبلیغ 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

حٰمٓ ○ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ○ (المومن: 2 تا 4)

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○ (البقرۃ: 256)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا بن مانگے دینے والا بار بار رحم کرنے والا ہے۔ حمید ہے مجید ہے۔ صاحبِ حمد صاحبِ مجد۔ اس کتاب کا اتارا جانا اللہ کامل غلبہ والے اور کامل علم والے کی طرف سے ہے جو گناہوں کو بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا پکڑ میں سخت اور بہت عطا اور وسعت والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف لَوٹ کر جانا ہے۔

دوسری آیت آیۃ الکرسی ہے۔ اس کا ترجمہ ہے کہ اللہ، اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور قائم بالذات ہے۔ اُسے نہ تو اونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔ اُسی کیلئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کون ہے جو اُس کے حضور شفاعت کرے مگر اس کے اِذن کے ساتھ۔ وہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر مُمتد ہے۔ ان دونوں کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔ یہ آیات سورۃ المؤمن کی پہلی چار آیات ہیں۔ یہ بسم اللہ سمیت چار آیات ہیں اور ایک آیت جیسا کہ میں نے کہا آیۃ الکرسی ہے جو سورۃ البقرۃ کی آیت ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا ذکر کیا گیا ہے اور اس کی شان اور عظمت بیان کی گئی ہے۔ ان آیات کی اہمیت کے بارے میں احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ملتا ہے۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت حٰمٓ۔ المؤمن سے لے کر اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ تک پڑھا اور آیۃ الکرسی بھی پڑھی تو ان دونوں کے ذریعہ سے اس کے شام کرنے تک کی حفاظت کی جائے گی اور جس نے یہ دونوں شام کے وقت پڑھیں تو ان کے ذریعہ اس کے صبح کرنے تک حفاظت کی جائے گی۔

(سنن الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء فی سورۃ البقرۃ و آیۃ الکرسی، حدیث 2879)

حٰمٓ جو ہے سورۃ المؤمن کی دوسری آیت ہے۔ پہلی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔ رحمن اور رحیم کی ترجمہ سے وضاحت ہو گئی۔ پھر حٰمٓ ہے جو حروف مقطعات ہیں۔ یہ جو فرمایا حٰمٓ۔ یہ حمید اور مجید کے الفاظ ہیں۔ حمید کا مطلب ہے وہ جو تعریف کے قابل اور حقیقی تعریف اسی کو زیبا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ ہی ہے جو صاحبِ حمد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حمد کے لفظ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’واضح ہو کہ حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی مستحقِ تعریف کے اچھے فعل پر کی جائے۔ نیز ایسے انعام کنندہ کی مدح کا نام ہے جس نے اپنے ارادہ سے انعام کیا ہو اور اپنی مشیّت کے مطابق احسان کیا ہو۔‘‘ اور فرمایا ’’اور حقیقتِ حمد کماحقّہٗ صرف اسی ذات کے لئے متحقق ہوتی ہے جو تمام فیوض و انوار کا مبدء ہو اور علی وجہ البصیرت کسی پر احسان کرے نہ کہ غیر شعوری طور پر یا کسی مجبوری سے‘‘۔ حمد اسی کی کی جاتی ہے، حقیقی حمد کا وہی حقدار ہے جو احسان کسی وجہ سے نہیں، مجبوری سے نہیں کرتا بلکہ بے شمار احسانات کرتا چلا جاتا ہے اور فرمایا کہ ’’حمد کے یہ معنی صرف خدائے خبیر و بصیر کی ذات میں ہی پائے جاتے ہیں اور وہی محسن ہے اور اوّل و آخر میں سب احسان اسی کی طرف سے ہیں اور سب تعریف اسی کے لئے ہے اِس دنیا میں بھی اور اُس دنیا میں بھی۔ اور ہر حمد جو اس کے غیروں کے متعلق کی جائے اس کا مرجع بھی وہی ہے۔‘‘

(ماخوذ از اعجاز المسیح مترجم، صفحہ 97، مطبوعہ نظارت اشاعت ربوہ)

یعنی اگر کسی غیر کے متعلق حمد کی جاتی ہے تو وہ جو دوسروں کو تعریف کے قابل بنایا ہے یا اس قابل بنایا کہ انہوں نے کوئی ایسا کام کیا جس کی تعریف کی جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہی فیض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے انہیں توفیق دی کہ وہ ایسا کام کریں جس سے ان کی تعریف ہو۔

حمد کے لفظ کی وضاحت فرماتے ہوئے مزید آپ نے فرمایا کہ: ’’حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی صاحب اقتدار شریف ہستی کے اچھے کاموں پر اس کی تعظیم و تکریم کے ارادے سے زبان سے کی جائے اور کامل ترین حمد ربِّ جلیل سے مخصوص ہے اور ہر قسم کی حمد کا مرجع خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہمارا وہ رب ہے جو گمراہوں کو ہدایت دینے والا اور ذلیل لوگوں کو عزت بخشنے والا ہے۔ اور وہ محمودوں کا محمود ہے۔‘‘

(کرامات الصادقین مترجم، صفحہ 133، مطبوعہ نظارت اشاعت ربوہ)

یعنی وہ ہستیاں جو خود قابل حمد ہیں (قابل تعریف ہیں) وہ سب اس کی حمد میں لگی ہوئی ہیں۔ پھر آپ نے اسی لفظ حمد کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ: ’’لفظ حمد میں ایک اور اشارہ بھی ہے اور وہ یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے (میرے) بندو! میری صفات سے مجھے شناخت کرو اور میرے کمالات سے مجھے پہچانو۔ میں ناقص ہستیوں کی مانند نہیں بلکہ میری حمد (کا مقام) انتہائی مبالغہ سے حمد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے اور تم آسمانوں اور زمینوں میں کوئی قابل تعریف صفات نہیں پاؤ گے جو تمہیں میری ذات میں نہ مل سکیں۔ اور اگر تم میری قابلِ حمد صفات کو شمار کرنا چاہو تو تم ہرگز انہیں نہیں گن سکو گے۔ اگرچہ تم کتنا ہی جان توڑ کر سوچو اور اپنے کام میں مستغرق ہونے والوں کی طرح ان صفات کے بارے میں کتنی ہی تکلیف اٹھاؤ۔ خوب سوچو! کیا تمہیں کوئی ایسی حمد

نظر آتی ہے جو میری ذات میں نہ پائی جاتی ہو؟ کیا تمہیں ایسے کمال کا سراغ ملتا ہے جو مجھ سے اور میری بارگاہ سے بعید ہو؟ اور اگر تم ایسا گمان کرتے ہو تو تم نے مجھے پہچانا ہی نہیں اور تم اندھوں میں سے ہو۔‘‘ (پس ہر حمد اللہ تعالیٰ ہی کو زیبا ہے) فرمایا ’’بلکہ یقیناً مَیں (اللہ تعالیٰ) اپنی ستودہ صفات اور اپنے کمالات سے پہچانا جاتا ہوں اور میری موسلا دھار بارش کا پتہ میری برکات کے بادلوں سے ہوتا ہے۔ پس جن لوگوں نے مجھے تمام صفاتِ کاملہ اور تمام کمالات کا جامع یقین کیا اور انہوں نے جہاں جو کمال بھی دیکھا اور اپنے خیال کی انتہائی پرواز تک انہیں جو جلال بھی نظر آیا انہوں نے اسے میری طرف ہی نسبت دی اور ہر عظمت جو اُن کی عقلوں اور نظروں میں نمایاں ہوئی اور ہر قدرت جو اُن کے افکار کے آئینہ میں انہیں دکھائی دی انہوں نے اسے میری طرف ہی منسوب کیا۔ پس یہ ایسے لوگ ہیں جو میری معرفت کی راہوں پر گامزن ہیں۔ حق ان کے ساتھ ہے اور وہ کامیاب ہونے والے ہیں۔‘‘

فرمایا کہ ’’پس اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت سے رکھے۔ اٹھو! خدائے ذوالجلال کی صفات کی تلاش میں لگ جاؤ اور دانشمندوں اور غور و فکر کرنے والوں کی طرح ان میں سوچ و بچار اور اِمعانِ نظر سے کام لو۔‘‘ (یعنی گہری نظر سے کام لو۔ کیونکہ حمد کی صفت کا ادراک ہونے سے ہی باقی صفات کا بھی ادراک ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے۔) فرمایا کہ ’’اچھی طرح دیکھ بھال کرو اور کمال کے ہر پہلو پر گہری نظر ڈالو اور اس عالم کے ظاہر میں اور اس کے باطن میں اسے اس طرح تلاش کرو جیسے ایک حریص انسان بڑی رغبت سے اپنی خواہشات کی تلاش میں لگا رہتا ہے‘‘۔ (اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جاننے کے لئے، اس کی صفات کو جاننے کے لئے، اس کی حمد کرنے کے لئے، راستے تلاش کرنے کے لئے بڑی کوشش کرو۔ ایک حریص انسان کی طرح کوشش کرو) فرمایا کہ ’’پس جب تم اس کے کمالِ تام کو پہنچ جاؤ اور اس کی خوشبو پا لو تو گویا تم نے اسی کو پا لیا اور یہ ایسا راز ہے جو صرف ہدایت کے طالبوں پر ہی کھلتا ہے۔ پس یہ تمہارا ربّ اور تمہارا آقا ہے جو خود کامل ہے اور تمام صفات کاملہ اور محامد کا جامع ہے۔‘‘

(ماخوذ از کرامات الصادقین مترجم، صفحہ 135 تا 137، مطبوعہ نظارت اشاعت ربوہ)

ساری حمد، ساری تعریفیں یا تعریف کے قابل چیزیں اسی میں جمع ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے صاحبِ حمد ہونے کا یہ ادراک ہے جو ہمیں حاصل ہونا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی باقی صفات کو بھی ہم پہچان سکیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجید ہے۔ صاحبِ مجد ہے۔ بزرگی والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بزرگی وہ بزرگی نہیں ہے جو ہم انسانوں کے بارے میں کہہ دیتے ہیں کہ بڑا بزرگ ہے یا بڑی عمر کے لوگوں کو لوگ کہہ دیتے ہیں کہ بزرگ ہو گئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ بہت ہی قابل تعریف اور بلند شان والا ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ وہ جس کے فیض کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ جو دیتا ہے اور دیتا چلا جاتا ہے، کبھی نہیں تھکتا۔ پس آیت پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے صاحبِ مجد ہونے کے یہ معنی سامنے ہونے چاہئیں۔ پہلے حمد کے معنی پھر اس کے مجید ہونے کے معنی۔

پھر فرمایا کہ وہ عزیز ہے۔ یعنی وہ طاقتوں کا مالک ہے۔ سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے۔ وہ ناقابل شکست ہے۔ اسے شکست دینا ناممکن ہے۔ سب عزّتیں اسی کی ہیں۔ اس کی قدر و قیمت کا کوئی شمار ہی نہیں ہے۔ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔ اس جیسا کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ہے عزیز کے معنی۔

پھر فرمایا وہ علیم ہے۔ یعنی وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ اس چیز کا بھی جو ہو چکی ہے اور اس بات کا بھی جو آئندہ ہونے والی ہے۔ جس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے جس کا علم مکمل طور پر ہر چیز پر حاوی ہے۔ پس یہ وہ خدا ہے جس نے یہ کتاب اتاری ہے یعنی قرآن کریم اور جس نے یہ آخری شریعت اتاری ہے۔ اس نے ہر زمانے کی ضروریات کا علم اس میں مہیا کر دیا اور اب ہر قسم کی حفاظت اور غلبہ اس پر حقیقی رنگ میں عمل کرنے سے ہوگا اور ہو سکتا ہے۔

پھر فرمایا وہ غَافِرُ الذَّنْب ہے۔ گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ پس اس کے آگے جھکتے ہوئے گناہوں کی بخشش مانگنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بہت جگہ وضاحت فرمائی ہے کہ اپنے گناہوں کی ہمیشہ بخشش مانگتے رہنا چاہئے۔ آپ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے وہ عارضی ہوتی ہے۔ یعنی کوئی بھی دینی روحانی روشنی عطا ہوتی ہے تو وہ عارضی ہوتی ہے۔ اسے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ’’انبیاء جو استغفار کرتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ان باتوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور ان کو خطرہ لگا رہتا ہے کہ نور کی جو چادر ہمیں عطا کی گئی ہے ایسا نہ ہو کہ وہ چھن جاوے‘‘ فرمایا کہ ’’استغفار کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ موجودہ نور جو خدا تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ رہے اور زیادہ اور ملے۔‘‘ فرمایا کہ ’’اس کی تحصیل کیلئے‘‘ (اسے حاصل کرنے کیلئے) ’’پنجگانہ نماز بھی ہے‘‘۔ مغفرت کو حاصل کرنے کیلئے، اس نور کو حاصل کرنے کیلئے نماز بھی اسی کا حصہ ہے۔ کیونکہ نماز میں بھی انسان گناہوں سے توبہ کرتا ہے۔ معافی مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش مانگتا ہے۔ فرمایا ’’تا کہ ہر روز دل کھول کھول کر خدا تعالیٰ سے مانگ لیوے۔ جسے بصیرت ہے وہ جانتا ہے کہ نماز ایک معراج ہے اور وہ نماز ہی کی تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی دعا ہے جس سے یہ امراض سے رہائی پا سکتا ہے۔‘‘

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 7، صفحہ 124 تا 125، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی روحانی اور جسمانی ہر قسم کے امراض کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اور دعاؤں میں استغفار کی ضرورت ہے اور نماز بھی اسی کا حصہ ہے۔ پس جب ان آیات کے پڑھنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو صرف پڑھنے سے کچھ نہیں ہوگا بلکہ عملی حالت بھی بہتر کرنی ہوگی۔ اپنی طرف توجہ رکھنی ہوگی کہ کس طرح ہم نے استغفار کرنی ہے۔ کس طرح ہم نے اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے تا کہ پھر ہماری بھی حفاظت ہو۔ آپ نے استغفار کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ: ’’اِستغفار کے یہی معنی ہیں کہ ظاہر میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور گناہوں کے کرنے والی قوّت ظہور میں نہ آوے۔‘‘ یعنی وہ گناہ جس چیز سے سرزد ہو سکتے ہیں وہ موقع ہی پیدا نہ ہو اور وہ طاقت ہی پیدا نہ ہو۔ فرمایا کہ ’’انبیاء کے استغفار کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ ہوتے تو معصوم ہیں مگر وہ استغفار اس واسطے کرتے ہیں کہ تا آئندہ وہ قوت ظہور میں نہ آوے۔ اور عوام کے واسطے استغفار کے دوسرے معنی بھی لئے جاویں گے‘‘ (عام آدمی کے لئے استغفار کے معنی یہ بھی ہیں) ’’کہ جو جرائم اور گناہ ہو گئے ہیں ان کے بدنتائج سے خدا بچائے رکھے اور ان گناہوں کو معاف کر دے اور ساتھ ہی آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے‘‘۔ فرمایا ’’بہرحال یہ انسان کے لئے لازمی امر ہے وہ استغفار میں ہمیشہ مشغول رہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’یہ جو قحط اور طرح طرح کی بَلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں ان کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ لوگ استغفار میں مشغول ہو جائیں۔‘‘ (پس جب انسان مشکلات میں گرفتار ہوتا ہے یا احمدیوں پر مشکلات ہیں تو دعاؤں کی طرف توجہ ہونی چاہئے اور استغفار کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔) فرمایا ’’مگر استغفار کا یہ مطلب نہیں ہے جو اَسْتَغْفِرُ اللہ، اَسْتَغْفِرُ اللہ کہتے رہیں۔ اصل میں غیر ملک کی زبان کے سبب لوگوں سے حقیقت چھپی رہی ہے۔ عرب کے لوگ تو ان باتوں کو خوب سمجھتے تھے مگر ہمارے ملک میں غیر زبان کی وجہ سے بہت سی حقیقتیں مخفی رہی ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا۔ سو تسبیح یا ہزار تسبیح پڑھی مگر جو استغفار کا مطلب اور معنی پوچھو تو بس کچھ نہیں۔ ہکّا بکّا رہ جاویں گے۔ انسان کو چاہئے کہ حقیقی طور پر دل ہی دل میں معافی مانگتا رہے کہ وہ معاصی اور جرائم جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں ان کی سزا نہ بھگتنی پڑے۔ اور آئندہ دل ہی دل میں ہر وقت خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتا رہے کہ آئندہ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور معصیت سے بچائے‘‘۔ فرمایا کہ ’’خوب یاد رکھو کہ لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ پچھلے گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے۔ کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی اَسْتَغْفِرُ اللہ، اَسْتَغْفِرُ اللہ کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو‘‘۔ (اگر دل میں بھی استغفار سے وہ نرمی اور رقّت اور جوش پیدا نہیں ہوتا اور خوف اور اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا نہیں ہوتی تو اس وقت تک اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ دل میں جوش پیدا ہونا چاہئے) فرمایا کہ ’’یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے۔ اپنی زبان میں ہی خدا تعالیٰ سے بہت دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اس سے دل پر بھی اثر ہوتا ہے۔ زبان تو صرف دل کی شہادت دیتی ہے۔ اگر دل میں جوش پیدا ہو اور زبان بھی ساتھ مل جائے تو اچھی بات ہے۔ بغیر دل کے صرف زبانی دعائیں عبث ہیں۔‘‘ (فضول ہیں) ’’ہاں دل کی دعائیں اصلی دعائیں ہوتی ہیں۔ جب قبل از وقتِ بَلا انسان اپنے دل ہی دل میں خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہتا ہے اور استغفار کرتا رہتا ہے تو پھر خداوند رحیم و کریم سے وہ بَلا ٹل جاتی ہے‘‘ (یہ نہیں کہ مصیبت آ گئی، مشکل آ گئی، تکلیف آ گئی، تب دعائیں مانگو۔ اس سے پہلے ہی دعائیں مانگتے رہنا چاہئے۔ تو فرمایا خداوند رحیم و کریم ان بلاؤں کو پھر ٹال دیتا ہے) ’’لیکن جب بلا نازل ہو جاتی ہے پھر نہیں ٹلا کرتی۔ بَلا کے نازل ہونے سے پہلے دعائیں کرتے رہنا چاہئے اور بہت استغفار کرنا چاہئے۔ اس طرح سے خدا بلا کے وقت محفوظ رکھتا ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’ہماری جماعت کو چاہئے کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے‘‘ (فرق ہونا چاہئے کوئی)۔ ’’اگر کوئی شخص بیعت کر کے جاتا ہے اور کوئی امتیازی بات نہیں دکھاتا۔ اپنی بیوی کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہے جیسا پہلے تھا اور اپنے عیال و اطفال سے پہلے کی طرح پیش آتا ہے تو یہ اچھی بات نہیں۔ اگر بیعت کے بعد بھی وہی بد خُلقی اور بدسلوکی رہی اور وہی حال رہا جو پہلے تھا تو پھر بیعت کرنے کا کیا فائدہ؟ چاہئے کہ بیعت کے بعد غیروں کو بھی اور اپنے رشتہ داروں اور ہمسایوں کو بھی ایسا نمونہ بن کر دکھاوے کہ وہ بول اُٹھیں کہ اب یہ وہ نہیں رہا جو پہلے تھا‘‘ فرمایا ’’خوب یاد رکھو کہ صاف ہو کر عمل کرو گے تو دوسروں پر تمہارا ضرور رُعب پڑے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا رُعب تھا۔ ایک دفعہ کافروں کو شک پیدا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بددعا کریں گے تو وہ سب کا فرمل کر آئے اور عرض کی کہ حضور بددعا نہ کریں۔ سچے آدمی کا ضرور رُعب ہوتا ہے۔ چاہئے کہ بالکل صاف ہو کر عمل کیا جاوے اور خدا کیلئے کیا جاوے۔ تب ضرور تمہارا دوسروں پر بھی اثر اور رعب پڑے گا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 372 تا 374، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس استغفار کرنے اور اس کی روح کو سمجھنے کا اِدراک پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ذکر اذکار، دعائیں اس وقت کام آتی ہیں جب ساتھ ساتھ عملی حالت بھی بہتر کرنے کی کوشش ہو۔ لوگ کہتے ہیں کوئی چھوٹی سی دعا بتا دیں ہم پڑھتے رہیں۔ چھوٹی سی دعائیں بھی تب فائدہ دیتی ہیں جب فرائض بھی ادا ہو رہے ہوں۔ نماز پڑھیں۔ نمازیں بھی وقت پر ادا ہو رہی ہوں اور پابندی سے ادا ہو رہی ہوں اور شوق سے ادا ہو رہی ہوں تو تبھی ذکر بھی کام آئیں گے۔

پھر یہاں اللہ تعالیٰ کی صفت بیان فرمائی کہ وہ قَابِلِ التَّوْبِ ہے۔ کہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ توبہ کے

معنی ہیں۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف لَوٹنا۔ پس جب انسان اس عہد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کہ مَیں آئندہ سے گناہ نہیں کروں گا اور ہمیشہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا تو اللہ تعالیٰ پھر اس جذبے اور ارادے سے اپنی طرف آنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو بھی ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ کہ فرمایا: ’’وہ دن کونسا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے؟ مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو اِن سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ اس دن وہ بداعمال نامہ جو انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غضبِ الٰہی کے نیچے اسے لا رہا تھا دھو دیا جاتا ہے اور اسکے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کیلئے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہوگا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضب الٰہی سے نجات دیدے۔ توبہ کرنے والا گنہگار جو پہلے خدا تعالیٰ سے دُور اور اس کے غضب کا نشانہ بنا ہوا تھا اب اس کے فضل سے اس کے قریب ہوتا اور جہنم اور عذاب سے دور کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (البقرۃ:223) بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے‘‘ (حقیقی توبہ وہی ہے جس کے ساتھ حقیقی پاکیزگی بھی ہو۔ ارادہ انسان پکا کرے کہ میں نے آئندہ سے گناہ نہیں کرنا۔ پس جب یہ ہوگا، پاکیزگی اور طہارت ہوگی تو تبھی توبہ بھی قبول ہوگی) فرمایا کہ ’’ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری شرط ہے ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ پس جو دن ایسا مبارک دن ہو کہ انسان اپنی بدکرتوتوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا عہدِ صلح باندھ لے اور اس کے احکام کیلئے اپنا سر خم کر دے تو کیا شک ہے کہ وہ اس عذاب سے جو پوشیدہ طور پر اس کے بدعملوں کی پاداش میں تیار ہو رہا تھا بچایا جاوے گا اور اس طرح پر وہ وہ چیز پا لیتا ہے جس کی گویا اسے توقع اور امید ہی نہ رہی تھی۔‘‘

فرمایا کہ ’’تم خود قیاس کر سکتے ہو کہ ایک شخص جب کسی چیز کے حاصل کرنے سے بالکل مایوس ہو گیا ہے اور اس نا امیدی اور یاس کی حالت میں وہ اپنے مقصود کو پالے تو اسے کس قدر خوشی حاصل ہوگی۔ اس کا دل ایک تازہ زندگی پائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ احادیث اور کتب سابقہ سے یہی پتہ لگتا ہے کہ جب انسان گناہ کی موت سے نکل کر توبہ کے ذریعہ نئی زندگی پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے خوش ہوتا ہے۔ حقیقت میں یہ خوشی کی بات تو ہے ہی کہ انسان گناہوں کے نیچے دبا ہوا اور ہلاکت اور موت ہر طرف سے اس کے قریب ہو۔ عذاب الٰہی اس کے کھا جانے کو تیار ہو کہ وہ یکا یک ان بدیوں اور بدکاریوں سے جو بُعد اور ہجر کا موجب تھیں توبہ کر کے خدا تعالیٰ کی طرف آ جاوے۔ وہ وقت خدا کی خوشی کا ہوتا ہے اور آسمان پر ملائکہ بھی خوشی کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کا کوئی بندہ تباہ اور ہلاک ہو۔ بلکہ وہ تو چاہتا ہے کہ اگر اس کے بندہ سے کوئی غلطی اور کمزوری بھی ظاہر ہوئی ہے پھر بھی وہ توبہ کر کے امن میں داخل ہو۔ پس یاد رکھو کہ وہ دن جب انسان اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے بہت ہی مبارک دن ہے اور سب ایّام سے افضل ہے۔ کیونکہ وہ اس دن نئی زندگی پاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے قریب کیا جاتا ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ دن (جس میں تم میں سے بہتوں نے اقرار کیا (یعنی بیعت کا دن) کہ مَیں آج اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتا رہوں گا) یومِ توبہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ہر ایک شخص کے جس نے سچے دل سے توبہ کی ہے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے اور وہ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ کے نیچے آ گیا ہے۔ گویا کہ کہہ سکتے ہیں کہ اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ مگر ہاں مَیں پھر کہتا ہوں کہ اس کے لیے یہ شرط ہے کہ حقیقی پاکیزگی اور سچی طہارت کی طرف قدم بڑھایا جاوے۔ اور یہ توبہ نری لفظی توبہ ہی نہ ہو بلکہ عمل کے نیچے آ جاوے۔ یہ چھوٹی سے بات نہیں ہے کہ کسی کے گناہ بخش دیئے جاویں بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے۔‘‘

فرمایا: ’’دیکھو، انسانوں میں اگر کوئی کسی کا ذرا سا قصور اور خطا کرے تو بعض اوقات اس کا کینہ پُشتوں تک چلا جاتا ہے۔ وہ شخص نسلاً بعد نسلٍ تلاشِ حریف میں رہتا ہے کہ موقع ملے تو بدلہ لیا جاوے۔ لیکن اللہ تعالیٰ بہت ہی رحیم و کریم ہے۔ انسان کی طرح سخت دل نہیں جو ایک گناہ کے بدلے میں کئی نسلوں تک پیچھا نہیں چھوڑتا اور تباہ کرنا چاہتا ہے۔ مگر وہ رحیم کریم خدا ستّر برس کے گناہوں کو ایک کلمہ سے ایک لحظہ میں بخش دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ وہ بخشنا ایسا ہے کہ اس کا فائدہ کچھ نہیں۔ نہیں۔ وہ بخشنا حقیقت میں فائدہ رساں اور نفع بخش ہے اور اس کو وہ لوگ خوب محسوس کرتے ہیں جنہوں نے سچے دل سے توبہ کی ہو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 148 تا 150، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ حقیقی توبہ ہے جو پھر حفاظت کے انتظام کرتی ہے۔ اگر یہ نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بھی یاد رکھو کہ وہ شَدِيْدُ الْعِقَاب بھی ہے۔ یعنی انسان جب اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پرواہ نہیں کرتا تو وہ اسے سزا بھی دیتا ہے۔

اور پھر فرمایا وہ ذِی الطَّوْلِ ہے وہ بہت دینے والا ہے۔ وہ فائدہ پہنچانے کی انتہا کر دیتا ہے۔ اس کی جو عطا ہے اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے پاس طاقت ہے۔ وہ سب کچھ عطا کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کے خزانے لا محدود ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری ان صفات کو یاد رکھو تو ہمیشہ تم فیض پاتے رہو گے جس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے جو اتنی طاقت رکھتا ہو۔ اور ہم نے اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اُسی کی طرف جانا ہے۔ پس جب یہ احساس رہے گا کہ آخر کار لَوٹنا خدا تعالیٰ کی طرف ہے تو پھر نیکیاں کرنے اور اس کے حکموں پر چلنے کی طرف توجہ رہے گی اور جب یہ حالت ہو پھر خدا تعالیٰ یقیناً حفاظت فرماتا ہے۔

پھر دوسری آیت ہے جس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر اس طرح بھی توجہ دلائی ہے جو آیۃ الکرسی کے بارے میں ہے۔ حدیث میں ذکر ملتا ہے یہ حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے اور قرآن کریم کا کوہان سورۃ بقرہ ہے۔ اور اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کریم کی سب آیتوں کی سردار ہے اور وہ آیت الکرسی ہے۔

(سنن الترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی، حدیث 2878)

اسکی وضاحت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ یعنی وہی خدا ہے اسکے سوا کوئی نہیں۔ وہی ہر ایک جان کی جان اور ہر ایک وجود کا سہارا ہے۔ اس آیت کے لفظی معنی یہ ہیں کہ زندہ وہی خدا ہے اور قائم بالذّات وہی خدا ہے۔ پس جبکہ وہی ایک زندہ ہے اور وہی ایک قائم بالذّات ہے تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک شخص جو اس کے سوا زندہ نظر آتا ہے وہ اسی کی زندگی سے زندہ ہے اور ہر ایک جو زمین یا آسمان میں قائم ہے وہ اسی کی ذات سے قائم ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 120)

پھر مزید وضاحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ’’جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف نے دو نام پیش کئے ہیں۔ اَلْحَيّ اور اَلْقَيُّوْم۔ اَلْحَيّ کے معنی ہیں خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا۔ اَلْقَيُّوْم خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصلی باعث۔ ہر ایک چیز کا ظاہری، باطنی قیام اور زندگی انہی دونوں صفات کے طفیل سے ہے۔ پس حَیّ کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے‘‘۔ (یہ غور طلب ہے۔) ’’حَیّ کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ جیسا کہ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ ہے اور اَلْقَيُّوْم چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے۔ اس کو اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے‘‘۔ (زندہ رہنا ہے۔ روحانی طور پر بھی زندہ رہنا ہے اور حَیّ صفت سے فائدہ اٹھانا ہے تو اس کی عبادت کرنا ضروری ہے اور عبادت کیلئے مدد بھی اس سے مانگنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم عبادت کرنے والے ہوں) فرمایا کہ ’’حَیّ کا لفظ عبادت کو اس لئے چاہتا ہے کہ اس نے پیدا کیا اور پھر پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا۔ جیسے مثلاً معمار جس نے عمارت کو بنایا ہے اس کے مرجانے سے عمارت کا کوئی حرج نہیں ہے۔‘‘ (ایک شخص ہے جس نے کوئی بلڈنگ تعمیر کی ہے۔ اسکے مر جانے سے اس بلڈنگ کو کوئی فرق نہیں پڑتا)۔ ’’مگر انسان کو خدا کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے‘‘ (انسان کو خدا کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے) ’’اس لئے ضروری ہوا کہ خدا سے طاقت طلب کرتے رہیں اور یہی استغفار ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 217، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

استغفار کے مضمون کی وضاحت پہلے تفصیل سے ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیض کی روشنی کو مسلسل جاری رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہے اور یہ استغفار ہی عبادت ہے اور اس سے طاقت عطا ہوتی ہے۔

پھر آیۃ الکرسی میں جو شفاعت کا مضمون بیان ہوا ہے اس کو بیان فرماتے ہوئے یہ نکتہ آپ نے بیان فرمایا کہ ہر انسان دوسرے کیلئے جب دعا کرتا ہے تو یہ بھی ایک طرح کی شفاعت ہے۔ اور یہ ایک مومن کی صفت ہونی چاہئے جو ہمیشہ وہ کرتا رہے۔ آپ فرماتے ہیں: ’’خدا کے اِذن کے سوا کوئی شفاعت نہیں ہو سکتی‘‘ (اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے) ’’قرآن شریف کی رُو سے شفاعت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے بھائی کیلئے دعا کرے کہ وہ مطلب اس کو حاصل ہو جائے یا کوئی بَلا ٹل جائے۔‘‘ (یعنی جس مقصد کیلئے کسی دعا کیلئے کہا ہے اس کیلئے دعا کرے کہ وہ مقصد اس کا پورا ہو جائے۔ اگر مصیبت اور بلا ہے تو وہ بَلا ٹل جائے) فرمایا کہ ’’پس قرآن شریف کا حکم ہے کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کے حضور میں زیادہ جھکا ہوا ہے وہ اپنے کمزور بھائی کیلئے دعا کرے کہ اس کو وہ مرتبہ حاصل ہو۔ یہی حقیقتِ شفاعت ہے۔ سو ہم اپنے بھائیوں کیلئے بیشک دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو قوت دے اور ان کی بَلا دُور کرے اور یہ ایک ہمدردی کی قسم ہے۔‘‘

(نسیم دعوت، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 463)

پھر آپ نے فرمایا کہ ’’چونکہ تمام انسان ایک جسم کی طرح ہیں اس لئے خدا نے ہمیں بار بار سکھلایا ہے کہ اگرچہ شفاعت کو قبول کرنا اس کا کام ہے مگر تم اپنے بھائیوں کی شفاعت میں یعنی ان کیلئے دعا کرنے میں لگے رہو۔ اور شفاعت سے یعنی ہمدردی کی دعا سے باز نہ رہو کہ تمہارا ایک دوسرے پر حق ہے‘‘۔ (ایک دوسرے کیلئے دعا کرنا ایک دوسرے پر حق ہے۔) ’’اصل میں شفاعت کا لفظ شفع سے لیا گیا ہے۔ شفع جُفت کو کہتے ہیں جو طاق کی ضد ہے۔ پس انسان کو اس وقت شفیع کہا جاتا ہے جبکہ وہ کمال ہمدردی سے دوسرے کا جُفت ہو کر اس میں فنا ہو جاتا ہے اور دوسرے کیلئے ایسی ہی عافیت مانگتا ہے جیسا کہ اپنے نفس کیلئے۔ اور یاد رہے کہ کسی شخص کا دین کامل نہیں ہو

سکتا جب تک کہ شفاعت کے رنگ میں ہمدردی اس میں پیدا نہ ہو‘‘ (انتہائی ہمدردی ہونی چاہئے ایک دوسرے کیلئے) فرمایا ’’بلکہ دین کے دو ہی کامل حصے ہیں۔ ایک خدا سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کیلئے دعا کرنا جس کو دوسرے لفظوں میں شفاعت کہتے ہیں۔‘‘

(نسیم دعوت، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 464)

یہ ایک نکتہ ہے جسے آیۃ الکرسی پڑھتے وقت ہم سامنے رکھیں تو بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے جذبات بڑھیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں یہ پڑھنے کی تلقین فرمائی تو اس میں ایمان لانے والوں کے آپس کے ہمدردی کے تعلقات قائم کرنے کیلئے بالخصوص ارشاد ہے اور بنی نوع انسان کیلئے بالعموم توجہ دلائی ہے کہ ہر ایک کیلئے ہمدردی کا جذبہ تمہارے دل میں ہونا چاہئے۔ لیکن بدقسمتی ہے کہ مسلمان آجکل آپس میں ہی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم قرآن اور حدیث پر عمل کرنے والے ہیں۔ بہرحال یہ بھی یاد رہنا چاہئے کہ حقیقی شفاعت کا حق اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا اور اس کے نظارے آپ کی زندگی میں ہم نے دیکھے۔ چنانچہ اس کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’آخرت کا شفیع وہ ثابت ہو سکتا ہے جس نے دنیا میں شفاعت کا کوئی نمونہ دکھلایا ہو‘‘ (آخرت میں بھی وہی شفیع ہو گا۔ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آیا ہے کہ وہ شفاعت کریں گے کہ وہی ثابت ہو سکتا ہے جس نے دنیا میں بھی کوئی شفاعت کا نمونہ دکھلایا ہو) ’’سو اس معیار کو آگے رکھ کر جب ہم موسیٰ پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ بھی شفیع ثابت ہوتا ہے کیونکہ بارہا اس نے اترتا ہوا عذاب دعا سے ٹال دیا۔ اس کی توریت گواہ ہے۔ اسی طرح جب ہم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر ڈالتے ہیں تو آپ کا شفیع ہونا اجلیٰ بدیہیات معلوم ہوتا ہے‘‘ (یعنی بہت واضح اور صاف طور پر، روشن طور پر نظر آتا ہے) ’’کیونکہ آپ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ آپ نے غریب صحابہ کو تخت پر بٹھا دیا۔ اور آپ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ وہ لوگ باوجود اس کے کہ بت پرستی اور شرک میں نشو ونما پایا تھا ایسے موحّد ہو گئے جن کی نظیر کسی زمانے میں نہیں ملتی۔ اور پھر آپ کی شفاعت کا ہی اثر ہے کہ اب تک آپ کی پیروی کرنے والے خدا کا سچا الہام پاتے ہیں۔ خدا ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ مگر مسیح ابن مریم میں یہ تمام ثبوت کیونکر اور کہاں سے مل سکتے ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر اس سے بڑھ کر اور زبردست شہادت کیا ہو گی کہ ہم اس جناب کے واسطے سے جو کچھ خدا سے پاتے ہیں ہمارے دشمن وہ نہیں پا سکتے۔ اگر ہمارے مخالف اس امتحان کی طرف آویں تو چند روز میں فیصلہ ہو سکتا ہے۔‘‘

(عصمتِ انبیاء، روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 699 تا 700)

پھر آیۃ الکرسی کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی جو دو صفات بیان کی گئی ہیں یعنی علیّ۔ انتہائی بلند شان والا اور اس سے بلند کسی کی شان نہیں ہے۔ وہی زمین و آسمان کا مالک ہے۔ اور وہ عظیم ہے۔ اس کی عظمت اور بڑائی اور بلند شان کا وہ مقام ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اس کی بلند شان ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ کوئی چیز اس کے دائرے اور احاطے سے باہر نہیں ہے۔ علیّ ہونا یہ اس کی بلند شان ہے اور عظیم ہونا اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کی عظمت اور بڑائی اور بلند شان کا مقام ہے جس تک کوئی پہنچ نہیں سکتا۔ یہ عظیم ہونے کے معنی ہیں۔ اور عظیم ہونے کے یہ بھی معنی ہیں کہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ کوئی چیز اس کے دائرے اور احاطے سے باہر نہیں ہے۔ یہ ہے اس کی عظمت اور بلندی۔

اس آیت کے آخری حصّہ کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ کی کرسی کے بارے میں یہ آیت ہے وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا۔ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۔ یعنی خدا کی کرسی کے اندر تمام زمین و آسمان سمائے ہوئے ہیں اور وہ ان سب کو اٹھائے ہوئے ہے۔ ان کے اٹھانے سے وہ تھکتا نہیں ہے۔ اور وہ نہایت بلند ہے۔ کوئی عقل اس کی کُنہ تک پہنچ نہیں سکتی۔ اور نہایت بڑا ہے۔ اس کی عظمت کے آگے سب چیزیں ہیچ ہیں۔ یہ ہے ذکر کرسی کا اور یہ محض ایک استعارہ ہے جس سے یہ جتلانا منظور ہے کہ زمین و آسمان سب خدا کے تصرف میں ہیں اور ان سب سے ان کا مقام دُور تر ہے اور اس کی عظمت ناپیدا کنار ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 118 حاشیہ)

پس یہ وہ عظیم خدا ہے جس کی عظمت کا کوئی کنارہ نہیں ہے اور جس کی حدود لامحدود ہیں۔ اس نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ اور ہر چیز اس کے احاطے میں ہے۔ ہر چیز کو اس نے گھیرا ہوا ہے۔ پس جب انسان کو ان باتوں کی سمجھ ہو گی اور یہ سمجھ کر انسان آیات پڑھے تو تبھی اللہ تعالیٰ کی آغوش میں آ سکتا ہے۔ اس کی حفاظت میں آ جاتا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر انسان اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کرنی چاہئے۔ اور جب یہ حقوق ادا ہو رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ بھی پھر حفاظت فرماتا چلا جاتا ہے۔

پس یہ مضمون ہے جسے ہمیں اپنے سامنے رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ تلقین فرمائی ہے کہ جو یہ آیات پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ تو آیات صرف پڑھنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کے مضمون پر غور کرتے ہوئے ان باتوں کو اپنانے کی بھی ضرورت ہے اور وہ فہم اور اِدراک حاصل کرنے کی بھی ضرورت ہے جو ان آیتوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم نے اس کی وضاحت کئی جگہ پر کی۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو کھول کر ہمارے سامنے رکھا۔ اگر یہ باتیں ہوں گی تو پھر انسان خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی حفاظت میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز کے بعد آج بھی مَیں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو عابدہ بیگم صاحبہ اہلیہ پروفیسر عبدالقادر ڈاہری صاحب کا ہے۔ یہ نوابشاہ کی رہنے والی تھیں۔ 22/جنوری کو 75 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ ان کے والد کا نام نیاز محمد خان تھا۔ یہ سرکاری افسر تھے۔ پہلے وہاں مشرقی پاکستان میں، پھر کراچی میں بھی چیف کمشنر رہے۔ لیکن یہ احمدی نہیں تھے۔ عابدہ بیگم کی والدہ احمدی تھیں اور اولاد میں سے عابدہ بیگم جو ہیں یہ احمدی ہوئیں اور انہوں نے 1963ء میں بیعت کی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصیت بھی کی۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ہی ان کی شادی تعلیم مکمل کرنے، بی۔اے کرنے کے بعد پروفیسر عبدالقادر ڈاہری صاحب سے کروائی۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹے سے نوازا۔ نوابشاہ شہر کی صدر لجنہ رہیں۔ پھر لمبا عرصہ صدر لجنہ ضلع نوابشاہ رہیں اور کافی خدمت کا موقع ملا۔ صدارت کے دوران میٹنگز کے انعقاد میں لجنہ کے ساتھ بھرپور رابطہ رکھا۔ ضلع کے دورے بڑے دُور دُور کے علاقوں میں کرتی رہیں۔ گو متموّل گھرانے سے تعلق تھا لیکن خود انتہائی سادہ مزاج تھیں۔ کمزوروں اور غریبوں کی مدد کرتیں اور کمزور احمدی گھرانے جو تھے اُن میں ضرور جایا کرتی تھیں۔ تبلیغ کا ان کو بڑا شوق تھا۔ نوابشاہ سے انہوں نے تقریباً کوئی سترہ عورتوں کو تبلیغ کر کے بیعت کروائی۔ گھر کے آس پاس رہنے والے بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی تھیں۔ ان کے شوہر کو سندھی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہ نوابشاہ شہر کے امیر بھی رہے اور پھر ضلع نوابشاہ کے امیر بھی بنے۔ آجکل اُن کے بیٹے امیر ضلع ہیں۔ بچوں کو انہوں نے اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ انتہائی عبادتگزار، نڈر، بہادر، انتہائی صابر و شاکر اور سادہ طبیعت کی مالک تھیں۔ فدائی اور باوفا خاتون تھیں۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ انتہائی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح کی رہنمائی ہر کام میں حاصل کرنے کی کوشش کرتیں۔ یہاں تک کہ دو سال قبل شدید بیمار ہو گئیں اور شوگر کی وجہ سے ٹانگ میں ایسا زخم تھا کہ ٹانگ کاٹنے کی ضرورت تھی۔ تو انہوں نے کہا جب تک خلیفۂ وقت سے اجازت نہیں ملے گی مَیں آپریشن نہیں کرواؤں گی اور کئی دن اس انتظار میں رہیں اور جب تک انہوں نے مجھ سے یہاں سے اجازت نہیں لے لی ٹانگ نہیں کٹوائی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا اب بیشک جو مرضی کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کے بعد باوجود عورت ہونے کے ان کی ثابت قدمی کا یہ حال تھا کہ یہ اور ان کی والدہ احمدی تھیں تو والدہ کی وفات کے بعد ان کے بھائیوں نے کہیں غیر احمدیوں کے ہی کسی قبرستان میں ان کی تدفین کروا دی۔ والدہ چونکہ موصیہ تھیں۔ انہوں نے بھائیوں کے دباؤ کے باوجود وہاں سے نعش نکلوائی اور پھر اپنی والدہ کی نعش کو ربوہ لے کر آئیں اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کروائی۔

اللہ کے فضل سے ہر معاملے میں حکمت سے کام کرنے والی تھیں۔ قادیان اور یُوکے کے جلسہ میں باقاعدہ شامل ہوتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کے بارے میں ان کے بیٹے کو ایک دفعہ کہا کہ تمہیں پتہ ہے کہ تمہاری والدہ احمدیت کے لئے ایک ننگی تلوار ہے۔ 85ء میں جب ضیاء آرڈیننس کے بعد کلمہ مٹایا جا رہا تھا تو کلمہ سے محبت کا ثبوت انہوں نے اس طرح دیا کہ جب جماعت کو کہا گیا کہ اپنے گھروں میں کلمہ لکھیں تو سیڑھی لگا کر خود ٹینکی پر چڑھ کر اپنے ہاتھ سے کلمہ لکھ دیا۔ حالانکہ ایک تو خاتون تھیں دوسرے ایسے خاندان کی تھیں جو عموماً ان باتوں کا بڑا لحاظ رکھتے ہیں۔

جاتے جاتے بھی جو اُنکے آخری دن تھے۔ انکے بیٹے کہتے ہیں کہ وفات سے کچھ دیر پہلے سانس لینے میں دقّت تھی تو کچھ پیسے انکے ہاتھ میں دیئے کہ وقف جدید اور تحریک جدید کا بقایا چندہ ہے یہ فوری ادا کرو۔

ڈِش لگوانے کے لئے انہوں نے وہاں احمدی گھروں کے لئے ایک سکیم اس طرح شروع کی کہ کمیٹی لجنہ کی ڈالی اور ہر مہینہ کسی نہ کسی کی کمیٹی نکلتی تھی تو اس سے ہر گھر میں ڈِش لگ جاتا تھا اور اس سے خطبہ سننے کا انتظام ہو جاتا تھا۔ ان کے داماد مرزا احسن عمران آسٹریلیا کے جماعت کے عہدیدار ہیں وہ بھی لکھتے ہیں کہ بڑی نڈر اور بہادر اور احمدیت کے لئے ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہتی تھیں۔ تلاوت اور خطبات انتہائی باقاعدگی سے کرتی اور سنتی تھیں۔ باوجود اس کے کہ ان کو سندھی زبان نہیں آتی تھی بلکہ اردو بھی صحیح طرح نہیں آتی تھی۔ سرکاری افسر کی بیٹی ہونے کی وجہ سے پہلے ایسٹ پاکستان میں رہیں پھر دوسری جگہوں پر رہیں اور انگریزی سکولوں میں پڑھیں۔ انگلش زبان ان کی بہت اچھی تھی لیکن انہوں نے شادی کے بعد اپنے ماحول میں اپنے آپ کو ایڈجسٹ کیا اور اس ماحول میں رہ کر سندھی زبان بھی سیکھی اور اپنے غیر احمدی سندھی رشتہ داروں کو تبلیغ بھی کرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے۔ اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ رپورٹ از صفحہ نمبر 12

ڈنمارک کا پہلا دورہ فرمایا تھا۔

سال 2011 میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے سفر میں اپنے ہمبرگ HAMBURG قیام کے دوران 9 اکتوبر 2011 کو صرف ایک دن کے لئے ڈنمارک کے شمال میں آباد شہر NAKSKOV تشریف لائے تھے اور دوسرے مختلف پروگراموں کے علاوہ یہاں مقیم البانین اور KOSOVO کے احمدی احباب اور فیملیز نے شرف ملاقات پایا تھا۔

ڈنمارک کے اس باقاعدہ دوسرے دورہ کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ ''مسجد نصرت جہاں'' کوپن ہیگن کے ساتھ ایک نیا مشن ہاؤس، دفاتر، وسیع ہالز، لائبریری اور رہائشی حصہ، گیسٹ ہاؤس وغیرہ تعمیر ہوئے ہیں اور ایک مکمل نیا کمپلکس بنا ہے جس کا افتتاح اس سفر میں ہوگا۔

ڈنمارک کے اس بابرکت سفر کا آغاز 4 مئی بروز بدھ 2016 کو ہوا۔ دوپہر ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے احباب جماعت مسجد فضل لندن کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ایئر پورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئر پورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ، بورڈنگ کارڈ کے حصول اور امیگریشن کی کارروائی ایک خصوصی انتظام کے تحت مکمل ہوچکی تھی۔

ایک بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئر پورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم اخلاق احمد صاحب (وکالت تبشیر لندن) مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے) اور مکرم سید محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت خاص) ایئر پورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے۔ ان سبھی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کو الوداع کہا۔

دو بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہونے کے لئے لاؤنج سے روانہ ہوئے۔ حضور انور کی گاڑی ایک خصوصی انتظام کے تحت جہاز کے قریب لائی گئی اور پروٹوکول آفیسر حضور انور کو جہاز میں سوار کروا کر واپس گئی۔

برٹش ایئر ویز کی پرواز BA 818 دو بجکر 35 منٹ پر ہیتھرو (HEATHROW) ایئر پورٹ لندن سے ڈنمارک کے کوپن ہیگن (COPENHAGEN) ایئر پورٹ کیلئے روانہ ہوئی۔

ایک گھنٹہ پچاس منٹ کی پرواز کے بعد ڈنمارک کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بج کر 25 منٹ پر جہاز کوپن ہیگن کے ایئر پورٹ پر اُترا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم تیسری بار ڈنمارک کی سرزمین پر پڑے۔

ڈنمارک کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو پروٹوکول آفیسر کے ساتھ مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مبلغ انچارج ڈنمارک اور مکرم محمد اکرم محمود صاحب مبلغ ڈنمارک و صدر مجلس خدام الاحمدیہ ڈنمارک نے حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی جہاز کے دروازہ کے قریب ہی پارک کی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی میں سوار ہوئے اور بغیر کسی بھی امیگریشن پراسز کے یہاں سے جماعتی مرکز ''مسجد نصرت جہاں'' کے لئے روانگی ہوئی۔

چھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد نصرت جہاں میں ورود مسعود ہوا۔ احباب جماعت مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچیوں کے گروپ استقبالیہ گیت پیش کر رہے تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مبلغ سلسلہ ڈنمارک اور مکرم فلاح الدین صاحب مبلغ ڈنمارک نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ محترمہ امۃ المنان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ڈنمارک نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آج کا دن جماعت ڈنمارک کے لئے بہت بابرکت اور خوشی و مسرت کا دن ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم اس سرزمین پر پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت اس جماعت کیلئے بہت خیر و برکت کا موجب بنائے۔

بعد ازاں چھ بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر مسجد نصرت جہاں میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے تعمیر ہونے والے مشن ہاؤس اور دیگر عمارات کا معائنہ فرمایا۔

اس نئے کمپلکس میں ''مسجد نصرت جہاں'' سے ملحقہ جگہ پر لائبریری، دفاتر، آٹھ واش رومز، دولابی اور ایک جماعتی کچن تعمیر ہوا ہے۔ نیچے (BASEMENT) میں لجنہ کیلئے نماز سینٹر تعمیر ہوا ہے جس کا رقبہ 210 مربع میٹر ہے۔ اس کے علاوہ لجنہ کا دفتر اور ساؤنڈ سسٹم کا کمرہ اور ایک ٹیکنک روم ہے۔ اس کے علاوہ مسجد نصرت جہاں کے بالمقابل سڑک کے دوسری طرف ایک نہایت پرانا اور خستہ حال Villa سن 1999 میں خریدا گیا تھا۔ اس عمارت کو گرا کر یہاں 363 مربع میٹر پر مشتمل (BASEMENT) تعمیر کی گئی ہے جس میں آٹھ دفاتر ہیں اور 180 مربع میٹر کا ایک وسیع ہال ہے اور ایک سٹور بھی شامل ہے۔

اس بیسمنٹ کے اوپر 120 مربع میٹر کا مربّی ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ دو کمروں اور کچن وغیرہ کی سہولت پر مشتمل ایک گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اس طرح اس VILLA کی جگہ کل 727 مربع میٹر کی عمارات تعمیر ہوئی ہیں۔ سب تعمیرات کو ملا کر مجموعی طور پر 1209 مربع میٹر کی نئی تعمیر ہوئی ہے۔ یہ سارا کمپلیکس بہت ہی خوبصورت ہے۔ معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد نصرت جہاں سے ملحقہ دفاتر اور لائبریری کے وزٹ کے بعد نیچے لجنہ کے نماز ہال میں تشریف لے گئے۔ اس موقع پر امیر صاحب ڈنمارک نے بتایا کہ ہال کا ایک حصہ مسجد سے آگے ہے۔ اس لئے ہال میں دیوار کے ساتھ ایک نشان لگا دیا گیا ہے تا کہ اس سے پچھلی صفوں میں نماز پڑھی جائے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صرف نشان لگانا کافی نہیں بلکہ باقاعدہ سامنے ایک روک ہونی چاہئے کہ اس سے پیچھے ہی رہنا ہے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیرونی اطراف سے بھی عمارت کا معائنہ فرمایا اور امیر صاحب ڈنمارک سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان عمارات کے اس حصہ میں تشریف لے آئے جہاں بیسمنٹ میں آٹھ دفاتر اور ایک بڑا ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ دفاتر کے معائنہ کے بعد حضور انور ہال میں تشریف لے آئے جہاں خواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کی منتظر تھیں۔ خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار حاصل کیا اور بچیوں کے گروپ نے کورس کی شکل میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ حضور انور قریباً پچیس منٹ یہاں رونق افروز رہے۔ اس دوران بچیاں نظمیں پڑھتی رہیں اور خواتین شرف دیدار سے فیضیاب ہوتی رہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تمام بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور نے گیسٹ ہاؤس کا معائنہ فرمایا اور پھر اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نصرت جہاں تشریف لا کر نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

ڈنمارک میں جماعت کے مشن کی ابتداء ستمبر 1958 میں ہوئی جب مکرم سیّد کمال یوسف صاحب مبلغ سلسلہ سویڈن سے پہلی مرتبہ ڈنمارک پہنچے۔ اس وقت جماعتی تنگدستی کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے لوگوں سے لفٹ لے کر اپنا سفر مکمل کیا۔ کچھ دیر یوتھ ہوسٹل میں رہے۔ بعد میں فیملی گیسٹ کے طور پر مختلف مکانوں میں رہے۔

ڈنمارک کے پہلے مقامی احمدی عبدالسلام صاحب میڈسن ہیں۔ انہوں نے 1958ء میں بیعت کی۔ انہوں نے قرآن کریم کا ڈینش زبان میں ترجمہ کیا اور اعزازی مبلغ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں سکنڈے نیویا کی سب سے پہلی مسجد ''مسجد نصرت جہاں'' کا سنگ بنیاد 6 مئی 1966ء کو رکھا گیا۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے مکرم چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب، چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی، بشیر احمد رفیق صاحب مبلغ انگلستان کی معیت میں، مسجد مبارک قادیان کی اینٹ جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے پہلے سے ہی بھجوائی ہوئی تھی، بطور سنگ بنیاد رکھی۔

خواتین نے اس مسجد کی تعمیر کیلئے مالی قربانیاں پیش کیں اور یہ مسجد خواتین کے چندوں سے تعمیر کی گئی۔ مسجد کا نام حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے نام پر ''مسجد نصرت جہاں'' رکھا گیا۔

یہ مسجد فن تعمیر کے لحاظ سے منفرد حیثیت کی حامل ہے اور اس بہترین نمونے نے پورے ڈنمارک میں شہرت حاصل کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے پہلے دورہ ڈنمارک میں 21 جولائی 1967ء بروز جمعۃ المبارک ''مسجد نصرت جہاں'' کا افتتاح فرمایا۔

مکرم میر مسعود احمد صاحب مرحوم مبلغ انچارج ڈنمارک نے انتہائی نامساعد حالات کے باوجود جگہ کی تلاش اور حصول میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ اس مسجد کی تعمیر پر مجموعی طور پر پانچ لاکھ روپے لاگت آئی۔ یہ تمام رقم احمدی خواتین نے صدر لجنہ مرکزیہ حضرت سیّدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ کی نگرانی میں اکٹھی کی۔ اکثر نے اپنے سارے کے سارے زیور چندہ میں دے دیئے۔ ابتداء میں رقم کا اندازہ دو لاکھ تھا۔ پھر تعمیر کے ساتھ ساتھ یہ اخراجات بڑھتے رہے اور پانچ لاکھ روپے تک پہنچ گئے۔ لجنہ نے یہ ساری رقم پوری کر دی۔ ''مسجد نصرت جہاں'' ان مساجد میں سے ایک ہے جو خالصۃً خواتین نے اپنے چندوں سے تعمیر کی ہیں۔

قبل ازیں اس ''مسجد نصرت جہاں'' کے ساتھ

ایک چھوٹا سا مشن ہاؤس تھا اور ایک مشترکہ کچن تھا اور اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا دفتر تھا۔ بیسمنٹ میں ایک سٹور اور ایک 32 مربع میٹر کا ہال تھا اور دو چھوٹے واش روم تھے۔ دو چھوٹے کمرے تھے ایک خدام الاحمدیہ کے دفتر کے لئے اور دوسرا کمرہ MTA کیلئے استعمال ہوتا تھا۔ اس طرح اوپر نیچے ملا کر سارا تعمیراتی رقبہ 201 مربع میٹر بنتا تھا۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسجد کے ساتھ اس ملحقہ تعمیراتی حصہ کو ختم کر کے ایک بڑے حصہ پر نئی تعمیرات ہوئی ہیں اور اسی طرح مسجد کے بالمقابل سڑک کے دوسری جانب بھی بڑی وسیع تعمیرات ہوئی ہیں۔ ان تعمیرات میں دو ہالز، بڑی تعداد میں دفاتر، لائبریری، مشن ہاؤس، مربّی ہاؤس اور گیسٹ ہاؤس، سٹور اور متعدد واش رومز وغیرہ ہیں جس کی قدرے تفصیل قبل ازیں گزر چکی ہے۔

5 مئی 2016ء (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صبح سوا چار بجے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ دو بجے حضور انور نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب ڈنمارک کو ہدایت فرمائی کہ لجنہ کے ہال کی طرف جانے والے جو دونوں راستے ہیں، ایک راستہ پر سیڑھیاں ہیں اور دوسرے راستہ پر RAMP ہے ان دونوں راستوں پر دونوں طرف ریلنگ لگا دیں تا کہ نیچے اُترنے میں سہولت رہے۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں مسجد کے علاقہ HVIDOVRE میونسپلٹی کی میئر HELLE WON ADELBORG صاحبہ نے اپنے چار کونسلرز ANNETTE SJOBECK صاحبہ، MARIA DURHUUS صاحبہ ، KENNETH F.CHRISTENSEN صاحب اور کاشف احمد صاحب کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ مؤخر الذکر کاشف احمد احمدی نوجوان ہیں۔

میئر صاحبہ نے تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ اس مسجد کے علاقہ کی میئر ہیں اور باقی میرے ساتھ اس علاقہ کے کونسلرز ہیں۔ ڈنمارک میں ملکی سطح پر آج رخصت کا دن تھا۔ حضور انور نے میئر صاحبہ سے دریافت فرمایا کہ آج یہاں رخصت کیوں ہے۔ اس پر بتایا گیا کہ آج کرسچن کی رخصت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے تھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کوئی دوسرا ملک تو اس تاریخ کو رخصت نہیں مناتا اور ہمسایہ ملک سویڈن میں بھی آج کوئی ایسی رخصت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آج کل رفیوجی کرائسز کی وجہ سے بارڈر فری نہیں ہیں اور کافی چیکنگ ہو رہی ہے۔ اس پر میئر نے عرض کیا کہ ہمیں بھی اس بات کا افسوس ہے کہ سخت چیکنگ ہو رہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم سب کو متحد ہونا چاہئے اور دنیا کے امن پر اپنا فوکس کرنا چاہئے۔ امن کے قیام سے ہی یہ سب مشکلات دور ہوں گی۔ میئر نے عرض کیا کہ یہاں احمدیہ کمیونٹی بہت پُرامن ہے۔ بڑے محبت کرنے والے لوگ ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اُس مسیح علیہ السلام کو مانا ہے جو اس زمانہ میں آیا ہے اور جس نے یہ اعلان کیا کہ وہ عیسیٰ مسیح کے نقش قدم پر آیا ہے۔ اور جس طرح پہلے مسیح نے عمل کیا اور تعلیم دی میں بھی اسی طرح کروں گا۔ اور میرے ماننے والے بھی اسی طرح کریں گے۔ پس احمدیوں نے چونکہ اس زمانے میں آنے والے مسیح علیہ السلام کو مانا ہے اس لئے ان کے لئے یہ بات لازمی ہے کہ وہ امن پسند ہوں اور ہر ایک کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آنے والے ہوں اور دوسروں کا خیال رکھنے والے ہوں۔

میئر نے عرض کیا کہ حضور انور نے یہ نئی تعمیرات دیکھی ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا: میں کل آیا ہوں۔ کچھ وقت کے بعد میں نے یہ ساری نئی تعمیرات دیکھی ہیں۔ آپ سب کا شکریہ کہ آپ نے اجازت دی۔ آج ہم جس جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی نئی جگہ ہے اور بڑی اچھی جگہ ہے ورنہ پہلے تو ایسی جگہیں نہیں ہوتی تھیں۔

میئر نے کہا کہ یہ مسجد بڑی خوبصورت ہے اور میرے خیال میں سکینڈے نیویا کی پہلی مسجد ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اپنے فن تعمیر کے لحاظ سے آپ کے ایریا میں یہ خوبصورت بلڈنگ ہے اور یہ بلڈنگ LISTED ہونی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا اب نیچے ایک بڑا ہال بھی تعمیر ہوا ہے۔ آپ اپنا فنکشن بھی یہاں کر سکتی ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ حضور انور آج کل کہاں رہتے ہیں اور دنیا کے ممالک کے دورے وغیرہ کرتے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا: میں آج کل لندن میں رہتا ہوں۔ میں دنیا کے مختلف ممالک میں جہاں پر ضرورت ہوتی ہے دورہ پر جاتا ہوں۔ دنیا بھر میں ہمارے مشن ہیں۔ بعض بہت نئے ہیں اور بعض بہت پرانے ہیں۔ جب نئی مساجد اور سینٹرز تعمیر ہوتے ہیں یا کوئی سپیشل پروگرام ، EVENTS ہوتے ہیں تو میں جاتا ہوں۔ گزشتہ سال نومبر میں مَیں جاپان گیا تھا وہاں ہماری پہلی مسجد کا افتتاح ہوا تھا۔ تو ایسے خاص مواقع پر میں سفر کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر میئر نے بتایا کہ اس کے علاقہ میں 41 کونسلرز ہیں اور علاقہ کی آبادی 55 ہزار ہے اور ان میں سے 35 ہزار ووٹ دینے کے اہل ہیں جن کی عمر 18 سال یا اس سے زائد ہے جو ووٹر لسٹ میں شامل ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کا مطلب ہے کہ آپ کے علاقہ کی آبادی کا تیسرا حصہ 18 سال کی عمر سے کم ہے۔ اس لحاظ سے آپ کے نوجوان کم ہو رہے ہیں۔ اپنی نوجوان نسل کی تعداد بڑھائیں۔ آپ کو اپنی فیملیز بڑھانی چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا: آپ کا یہ علاقہ بہت اچھا ہے، تازہ ہوا ہے اور خوشگوار فضا ہے۔ ایک اچھا ماحول ہے۔

ایک خاتون کونسلر ماریہ صاحبہ نے سوال کیا کہ آپ کو اسلام کی تبلیغ اور امن کے قیام کے لئے کیا چیلنج درپیش ہیں اور آپ کی پرسی کیوشن بھی ہو رہی ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اسلامی ممالک خاص کر پاکستان میں ہمارے خلاف حکومتی طور پر پرسی کیوشن ہو رہی ہے۔ باقاعدہ قانون بنا ہوا ہے۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ بحیثیت مسلمان عمل نہیں کر سکتے اور اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر ظاہر نہیں کر سکتے۔ یہ باقاعدہ قانون بنا ہوا ہے۔

دوسرے ممالک انڈونیشیا، ملائیشیا وغیرہ میں حکومتی سطح پر کوئی ایسا قانون تو نہیں ہے لیکن ہم کو اپنے حقوق سے محروم کیا جاتا ہے اور ہم کھل کر تبلیغ نہیں کر سکتے اور اپنا پیغام نہیں پہنچا سکتے۔ لیکن اس کے باوجود ان ممالک میں ہماری کمیونٹی مسلسل بڑھ رہی ہے اور لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

افریقی ممالک میں، ساؤتھ امریکن ممالک میں ہماری تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ چیلنج تو ہر جگہ پر ہیں اور یہ گیم کا حصہ ہیں۔ جب فٹ بال کھیلیں تو کامیابی کے حصول کیلئے کوشش کرنی پڑتی ہے اور دوسری طرف سے مشکلات سامنے آتی ہیں۔ تو جتنا بڑا منصوبہ ہے، ہدف ہے اتنی ہی زیادہ مشکلات ہیں جن کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود ہماری ترقی ہو رہی ہے۔ ہر سال پانچ لاکھ سے زائد لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور یہ ساری دنیا سے شامل ہوتے ہیں۔ اور یہ شامل ہونے والے امن پسند لوگ ہیں۔ اگر آپ کا پیغام اچھا ہے ،محبت والا ہے تو قبول کیا جاتا ہے۔ اگر اچھا نہ ہوتا تو رد " کر دیا جاتا۔

لیکن یہ جو شدت پسند لوگ ہیں اور ان کا جو شدت پسند پیغام ہے اس نے وقتی طور پر کچھ حد تک ATTRACT کیا ہے۔ لیکن لمبا عرصہ اس کی کشش نہیں رہ سکتی۔ اب جو نوجوان یورپ سے جا کر ان تنظیموں کے ساتھ شامل ہوئے ہیں تو جب کچھ عرصہ بعد ان کو اصل حقیقت کا پتہ چلا تو انہوں نے ارادہ کیا کہ اب اس صورتحال سے باہر نکلیں۔ لیکن ان کو واپس آنا مشکل لگ رہا ہے۔ اسی تگ و دو میں یا تو مارے جاتے ہیں اور یا ان جہادی تنظیموں کے مظالم کا نشانہ بنتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارا پیغام ایسا ہے کہ لاکھوں لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ عرب ممالک میں ہماری حکومتی سطح پر بھی اور وہاں کے علماء کی طرف سے بھی مخالفت ہے۔ لیکن اس کے باوجود عرب ممالک میں بھی لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

ایک کونسلر نے کہا کچھ نہ کچھ تو آپ لوگوں کو خطرہ ہوگا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: میں پاکستان میں، خود بھی قید رہا ہوں۔ مجھ پر یہ الزام تھا کہ ایک بس اسٹینڈ کے قریب ایک بورڈ پر قرآن کریم کی آیت کو مٹانے کی کوشش کی ہے جو کہ سراسر غلط تھا۔ تو اس طرح مخالفین بغیر کسی ثبوت کے الزامات لگاتے ہیں اور پھر پرسی کیوشن بھی ہوتی ہے۔

اس پر کونسلر نے عرض کیا کہ یورپ میں رہتے ہوئے میرے لئے ایسی پرسی کیوشن کے بارہ میں سوچنا بھی مشکل ہے۔ یہاں ہم آزاد ہیں۔ مذہبی آزادی ہے۔ بات کرنے کی، تبلیغ کرنے کی آزادی ہے۔ جس طرح چاہیں بات کر سکتے ہیں اور اپنے اعمال کا اظہار کر سکتے ہیں

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگرچہ یہاں بات کرنے کی آزادی ہے لیکن آپ ANTI-SEMITIC ایکشن ظاہر نہیں کر سکتے۔ یہودیوں کے خلاف بات نہیں کر سکتے۔ جرمنی میں یہ قانون ہے کہ تم کسی ملک کے سربراہ کو استہزا کا نشانہ نہیں بنا سکتے۔

ابھی ترکش صدر کا کارٹون بنایا گیا تو جرمن چانسلر نے کہا کہ یہ قانون کے خلاف ہے۔ چنانچہ جس نے ایسا کیا اس کے خلاف مقدمہ شروع کر دیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ بات درست ہے کہ مذہبی آزادی ہے، آزادی رائے ہے، تبلیغ کی، پیغام پہنچانے کی آزادی ہے۔ لیکن اگر یہ آزادی دوسروں کے جذبات مجروح کر رہی ہے تو اس پر کہیں کوئی حد لگانی پڑے گی۔ کوئی راستہ نکالنا پڑے گا تب ہی امن ،رواداری اور بھائی چارہ کا ماحول قائم ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جو بات میں نے آزادی رائے کے حوالہ سے کی ہے اس پر ہر عقلمند آدمی مجھ سے اتفاق کرے گا۔ کیتھولک پوپ نے کہا تھا کہ اگر کوئی میرے اچھے دوست ماں کے خلاف گالی دیں تو پھر اس کو تیار رہنا چاہئے کہ اسے مکا پڑے گا۔ عیسائیوں کو پوپ کی بات سنی چاہئے۔ پوپ لوگوں کے جذبات کی حفاظت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ اس پہلو سے اصل عیسائیت کی تعلیم پر عمل کر رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مغربی دنیا میں اظہار آزادی کی یہ انتہاء ہے کہ دوسرے کا مذاق اڑا دیتے ہیں۔ کارٹون بنا کر مذاق کرتے ہیں اور مسلمان دنیا میں آزادی کے نام پر یہ انتہاء ہے کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے۔ مذہب کے نام پر ایک دوسرے کا قتل وغارت ہو جاتا ہے یہ وقت ہے کہ ہم امن قائم کریں۔

اسلام کہتا ہے کہ دین میں جبر نہیں مذہب کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ مذہب کے حوالہ سے اُسی نے ہی فیصلہ کرنا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ ایک دوسرے کا احترام کرے، انسانی اقدار اہم ہیں ان کا خیال رکھیں۔ مذہب کا معاملہ خدا کے ہاتھ پر رہنے دیں۔ اگر مذاہب والے ایک دوسرے کو ماریں گے قتل کریں گے تو پھر کون، کس مذہب پر چلے گا۔ پھر مذہب کا کیا فائدہ؟ ایک دوسرے کو مارتے ہوئے سب مر جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر ہم اس اصول پر قائم ہوں کہ ہم سب انسان ہیں اور ہم نے انسانی اقدار قائم کرنی ہیں اور ایک دوسرے کا احترام کرنا ہے تو تب دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ حضور کب سے خلیفہ ہیں، حضور انور نے فرمایا کہ میں گذشتہ 13 سال سے اس منصب پر ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: میں 2005 میں یہاں آیا تھا۔ اُس وقت یہ بلڈنگ نہ تھی۔ اب یہاں نئی تعمیرات ہوئی ہیں۔ یہاں ہماری لوکل کمیونٹی ہے۔ بہت سے لوگ، فیملیز انتظار میں ہیں وہ مجھے ملیں گے اور میں ان سے ملوں گا۔ جیسے لوگ اپنے قریبی رشتہ داروں اور پیاروں سے ملتے ہیں اور آپس میں مل کر خوشی ہوتی ہے۔ اسی طرح ہماری ملاقاتیں ہوں گی۔

میئر اور کونسلرز کے ساتھ یہ میٹنگ سات بجکر 25 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر ان سبھی مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 25 فیملیز کے 84 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز ڈنمارک کے درج ذیل علاقوں سے آئی تھیں۔ Hvidovre, Broendby, Albertslund, Amager, Aarhus, Copenhagen

آج ملاقات کرنے والوں میں بعض فیملیز، خاندان ایسے تھے جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مل رہے تھے۔ ان کے جذبات، احساسات اور خوشی ومسرت کا اظہار ان کے چہروں سے عیاں تھا۔ سبھی اپنی اس خوش نصیبی اور سعادت پر بے حد خوش تھے کہ آج ان کی زندگی میں پہلی بار ایسا بابرکت دن آیا کہ انہوں نے خلیفۃ المسیح کے قرب میں چند لمحات گزارے۔ اللہ تعالیٰ ان برکتوں اور سعادتوں کو دائمی بنادے اور ہماری نسلیں بھی ان برکتوں سے فیض پائیں۔ آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 25 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

6 مئی 2016 (بروز جمعۃ المبارک)

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نصرت جہاں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا اور ڈنمارک کی سرزمین سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ دوسرا خطبہ جمعہ تھا جو MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں live نشر ہو رہا تھا۔ اس سے پہلے گیارہ سال قبل 9 ستمبر 2005 کو حضور انور نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا جو MTA پر براہ راست live نشر ہوا تھا۔

اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے ڈنمارک کی جماعتوں کے علاوہ ناروے، بنگلہ دیش، سویڈن، سپین، جرمنی، کینیڈا، برطانیہ اور بیلجئم کی جماعتوں سے احباب جماعت بڑی تعداد میں ڈنمارک پہنچے تھے۔

مسجد کے علاوہ دونوں بڑے ہالز اور مارکیز نمازیوں سے بھری ہوئی تھیں اور مجموعی طور پر حاضری چھ صد سے زائد تھی۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر کے اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 3 پر ملاحظہ فرمائیں)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا ڈینش زبان میں یہاں مقامی طور پر براہ راست ترجمہ کیا گیا۔ یہ خطبہ جمعہ تین بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 28 فیملیز اور خاندانوں کے 91 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ہر فیملی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل علاقوں سے آئی تھیں۔ Broendby, Hvidovre, Copenhagen, Amager, Albertslund، یولینڈ (Jutland) اور نارتھ شی لینڈ (North Sealand) اسکے علاوہ ناروے سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں بھی کوریج ہو رہی ہے۔ ڈنمارک کے نیشنل T.V چینل DR نے اپنی 6 مئی 2016ء کی شام 9 بجے کی خبروں میں جماعت کے حوالے سے خبر نشر کی۔ خبر میں بتایا گیا کہ آج سے ٹھیک 50 سال قبل 6 مئی 1966ء کو ڈنمارک کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس وقت کی video کی جھلکیاں بھی دکھائی گئیں جس میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کو سنگ بنیاد رکھتے ہوئے دکھایا گیا۔

خبر میں بتایا گیا کہ آج مسجد نصرت جہاں میں یہ دن منایا جا رہا ہے۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے دکھایا گیا۔ یہ T.V چینل پورے ملک میں دیکھا جاتا ہے۔ اس نیشنل T.V چینل کے اس پروگرام کو دیکھنے والوں کی تعداد ساڑھے چار لاکھ ہے۔

ڈنمارک کے T.V-2 پر مسجد نصرت جہاں سے live دو منٹ کی نشریات ہوئیں۔ اس میں مسجد کے حوالے سے سوالات کئے گئے جس کے جواب میں انہیں بتایا گیا کہ یہ مسجد پچاس سال سے یہاں قائم ہے اور معاشرہ میں امن پھیلانے کا موجب رہی ہے۔ ہمسایوں کے حوالے سے بتایا گیا کہ ہمیشہ پیار اور محبت کا تعلق سب کے ساتھ رہا ہے اور رواداری کے ساتھ یہ سارا عرصہ گزرا ہے۔ مزید یہ بتایا گیا کہ آج اسی حوالہ سے ہماری جماعت کے خلیفہ نے یہاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا ہے۔ جس میں ہمارے خلیفہ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمام احمدی سب کیلئے نمونہ بن کر رہیں اور دوسروں کے حقوق ادا کریں۔ آخر پر جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ آپ کے خیال میں یہ مسجد آج سے پچاس سال بعد بھی قائم رہے گی جس پر انٹرویو دینے والے نوجوان نے جواب دیا کہ انشاء اللہ۔ یہاں سو سال بعد بھی مسجد موجود ہوگی۔

اس T.V چینل کو دیکھنے والوں کی تعداد 2 ملین ہے۔ مسجد کے علاقہ کے لوکل اخبار ”Hvidovre Avis“ کا نمائندہ جمعہ کے موقع پر مسجد نصرت جہاں آیا۔ اس نے اس موقع کی تصاویر لیں اور خطبہ جمعہ کے نوٹس بھی لئے۔ اس اخبار کی اشاعت ہفتہ وار پچاس ہزار کی تعداد میں ہوتی ہے۔ اس لئے اگلے ہفتہ کے شمارہ میں انشاء اللہ جماعت کے حوالے سے خبر نشر ہو جائے گی۔

7 مئی 2016 (بروز ہفتہ)

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ان خطوط، رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ہدایت سے نوازا۔ حضور انور کے یہاں قیام کے دوران لندن مرکز اور دیگر ممالک سے جو ڈاک، ای میلز، فیکسز موصول ہو رہی ہیں حضور انور روزانہ انہیں ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز وانفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

مجموعی طور پر 48 فیملیز کے 160 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کا شرف پانے والی یہ فیملیز ڈنمارک جماعت کے درج ذیل بارہ حلقوں سے آئی تھیں۔

Hvidovre, Broendby, Albertslund, Amager, Aarhus, Jutland, Fredriksvaerk, Odense, Haslev, Vallensbaek,

Taastrup, کوپن ھیگن، علاوہ ازیں جرمنی سے آنے والے بعض احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ بعد ازاں صدر لجنہ نے عاملہ کا تعارف کروایا۔ حضور انور کے مجالس اور تجنید کے بارہ میں دریافت فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ ہماری مجالس کی تعداد چھ ہے جن میں سے پانچ مجالس ریگولر رپورٹس دیتی ہیں اور ڈنمارک لجنہ کی تجنید 180 ہے اور ناصرات کی تعداد 35 ہے۔ جبکہ 24 بچیاں سات سال کی عمر سے چھوٹی ہیں۔

بعد ازاں حضور انور نے سیکرٹری تربیت سے ان کے شعبہ کے لائحہ عمل کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ لجنہ کو سب سے پہلے نمازوں اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔ آپ ایک تو ماؤں کو کہہ دیں کہ گھروں میں نماز پڑھیں اور تلاوت قرآن کریم کریں۔ نمازیں اور قرآن کریم کی تلاوت یہ سب سے ضروری اور بنیادی چیز ہے۔ پھر یہ کہ گھروں میں ایم ٹی اے سنیں اور اپنے بچوں کو بھی ایم ٹی اے کے پروگرام دکھائیں۔ ایم ٹی اے سے وابستہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے خطبہ جمعہ میں بھی کہا تھا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ میرے خطبات ہر گھر میں، ہر جگہ پہنچ رہے ہیں۔ میں نے کہا تھا جو سننا چاہے سن سکتا ہے۔ تو اس سے مراد یہ تھی کہ کم از کم خطبہ تو سن لیا کریں۔ اور اگر یہ نہیں تو خطبہ کا خلاصہ نکال لیا کریں۔ اور ڈینش زبان میں ترجمہ کر کے اپنی ممبرات کو پہنچائیں۔ حضور انور نے فرمایا: خطبات کا اگر ڈینش ترجمہ نہیں ہوتا تو اپنے مربی صاحب سے لیکر لجنہ تک پہنچائیں۔

حضور انور نے فرمایا: تربیت کا شعبہ، اگر سیکرٹری ایم ٹی اے اور شعبہ اشاعت کے ساتھ ملکر پروگرام بنائیں اور جائزہ لیں کہ اس ہفتہ میں یا اس مہینہ میں ایم ٹی اے پر کون کون سے پروگرام آرہے ہیں ان میں سے کون سے اچھے اور فائدہ مند ہو سکتے ہیں تو پھر یہ پروگرام اپنی لجنہ کو سنائیں۔ جن کو اردو میں سمجھ نہیں آتی ان کو انگلش میں سنا دیا کریں۔ یہاں کی زبان جاننے والی لڑکیوں کو اپنی ٹیم میں شامل کریں۔ اس کام کے لئے ٹیمیں بنائیں تا کہ آپ کی اگلی نسلیں تباہ نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: نوجوان بچیاں ہیں اور نوجوان بچے ہیں، لڑکوں کو بھی اور لڑکیوں کو بھی عورتیں سنبھالیں۔ مرد تو نہیں سنبھالیں گے۔ اسی لئے تربیت کا جو شعبہ ہے وہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کے سپرد کیا ہے۔ آپؐ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ماؤں کے قدموں تلے جنت ہے یہ تربیت کی وجہ سے ہی فرمایا ہے۔ ماں کے قدموں تلے جو جنت ہے وہ اولاد کی تربیت کی وجہ سے ہی ہے۔ اور صرف لڑکی کی تربیت کے لئے نہیں، لڑکے کی تربیت کی وجہ سے بھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: صدر لجنہ اور سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ سر جوڑ کر بیٹھیں اور دیکھیں کہ مسائل کیا ہیں اور کس طرح ہم ان کو حل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ صرف اپنے بچوں، گھر والوں، عورتوں اور مردوں کو ایم ٹی اے کے ساتھ جوڑ دیں تو تربیت کا بہت بڑا حصہ آپ اپنے گھر بیٹھے بھی حل کر سکتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری ناصرات سے بچیوں کی تعداد دریافت فرمائی جس پر سیکرٹری ناصرات نے بتایا کہ کل 34 ناصرات ہیں۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: ان کے لئے تو وقف نو کا نصاب ہی کافی ہے۔ اب تو 21 سال تک کی عمر کیلئے نصاب بن گیا ہے۔ اگر تمام لجنات کو پڑھا دیا جائے تو سب کے لئے کافی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بچوں کے لئے دلچسپی کے سامان پیدا کریں۔ اپنے ہمسایہ ممالک کی مثالیں لیں۔ وہاں سے لجنہ اور بچیوں کے گروپس مجھے ملنے کے لئے لندن آتے ہیں۔ آپ بھی لندن آنے کا پروگرام بنائیں۔ لجنہ اور ناصرات کو میرے پاس لے کر آئیں۔ اس کے لئے کوشش کریں۔ اور ماؤں سے میٹنگز کریں۔

حضور انور نے فرمایا: بات کرتے ہوئے ہمیشہ نرم رویہ رکھیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ نرمی سے بات کرو۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری صنعت وحرفت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ عورتوں کو دستکاری کا کام سکھائیں۔

حضور انور نے سیکرٹری خدمت خلق کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ بڑی عمر کی عورتوں کو زبان سکھائیں اور ان کو بوڑھی عورتوں کے پاس لے جائیں۔ ان کا حال احوال پوچھیں۔ اس طرح ان کی باتیں سن کر ان کو بھی زبان آجائے گی۔ حضور انور نے فرمایا جو میں آپ کو مختلف ہدایات دے رہا ہوں ان میں سستی نہ کریں۔ نوجوان پڑھی لکھی بچیاں ہیں ان کو اپنے ساتھ شامل کریں۔ اور یہاں کی زبان جاننے والی ممبرات کو ان کاموں پر لگائیں۔

سیکرٹری صحتِ جسمانی سے حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کو متحرک کریں۔ کھیلوں کے لئے جگہ لیں اگر لجنہ کا ہال ہے تو ان کو ٹیبل ٹینس کھلوائیں۔ حضور انور نے فرمایا ہر سیکرٹری کا ایک مقصد ہے، اس کے فرائض ہیں۔ اس کا با قاعدہ لائحہ عمل ہونا چاہئے۔ بعد ازاں حضور انور نے سیکرٹری ضیافت سے ان کے شعبہ اور کام کے حوالے سے دریافت فرمایا۔

حضور انور کے استفسار پر سیکرٹری تجنید نے ڈنمارک کی لجنہ اور بچیوں کی کل تجنید 239 بتائی۔ اسی طرح سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ ڈنمارک میں اشاعت کا کوئی خاص کام نہیں ہے۔ صرف اگر کوئی کتاب وغیرہ حاصل کرنی ہو تو وہ منگوائی جاتی ہے۔

محاسبہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ وہ سیکرٹری مال کے ساتھ رسیدوں کی جانچ پڑتال کرتی ہیں۔

سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا سالانہ بجٹ 56 ہزار کرونر ہے۔ جبکہ سالانہ اجتماع کا بجٹ 9 ہزار کرونر ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری تبلیغ کو فرمایا کہ یہاں عرب بھی ہیں، سیرین لوگ بھی ہیں اور پُرانے لوگ بھی ہیں۔ ایسٹرن یوروپ سے آئے ہوئے لوگ بھی ہیں اور پھر مقامی ڈینش بھی ہیں۔ ان سب لوگوں میں بھی پروگرام بنائیں کہ کس طرح ان کو تبلیغ کر سکتے ہیں۔ کس طرح ان سے رابطے اور تعلقات بڑھائے جا سکتے ہیں اور ان تک پیغام پہنچایا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کوئی ایسا شعبہ یا کام جس کا لجنہ کے کانسٹی ٹیوشن میں ذکر نہیں ہے تو معاون صدر بنا کر اس کے سپرد وہ کام کر دیں۔

حضور انور نے اسٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے بارے میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ پڑھی لکھی لڑکیوں کو اکٹھا کریں۔ کام کے لئے مختلف طریقے اپنائیں۔ خود مختلف طریقے ایکسپلور کریں اور ان کو جماعت سے منسلک کریں۔

سیکرٹری تبلیغ نے لجنہ کے زیر انتظام اوپن ہاؤس کا ذکر کیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کو گائیڈ لائن کے لئے جہاد کے بارہ میں میرے کئی مضمون مل جائیں گے۔ ابھی جو میں نے حال ہی میں یوکے کی پیس کانفرنس میں ایڈریس کیا تھا۔ کرنٹ ایشوز آپ کو اسی میں مل جائیں گے۔ میں نے اس میں کئی پروفیسرز، رائیٹرز وغیرہ کے ریفرنس کوٹ کئے تھے۔

سیکرٹری تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا: کہ نصاب پر عمل کروانے کے لئے کیا کام ہوا ہے؟ 239 لجنات میں سے اگر 116 یا 117 تک نصاب پہنچا دیں تو بڑی کامیابی ہے۔ جس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ وہ تمام لجنات کو ای میل پر نصاب بھجواتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو اس کی فیڈ بیک آنی چاہئے کہ پڑھا ہے یا نہیں۔ آپ کو ہر ایک سے رپورٹ لینی چاہئے۔ صرف بھجوا دینا کافی نہیں۔ جب تک آپ کا لجنہ کی ممبرات سے، ہر ایک سے ذاتی طور پر رابطہ اور تعلق نہیں ہوگا ان کو یہ پتہ نہیں ہوگا کہ یہ ہماری عہدے دار ہیں، یہ ہماری نمائندہ ہے۔ اگر یہ احساس ہو جائے کہ آپ ہر ایک کی ہمدرد ہیں تو پھر رابطہ خود بڑھ جائے گا۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: کہ بنیادی بات یہ ہے کہ ہر ایک کو کشتی نوح پڑھنی چاہئے اس کا ڈینش ترجمہ کر کے سب کو دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ شعبہ تعلیم وتربیت کا کام ہے کہ لڑکیوں کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے دعویٰ کے بارہ میں بتائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسیح ومہدی کے ساتھ نبوت کا دعویٰ بھی ہے۔ زیر تبلیغ لڑکیوں کو بتائیں کہ کس قسم کی نبوت کا دعویٰ ہے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنے ملک کی ضروریات کے مطابق نصاب تیار کریں اور دیکھیں کہ کن چیزوں کی ضرورت ہے۔ تاریخ اسلام اور احمدیت کی بنیادی تعلیم دیں۔ اس کے علاوہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی کتاب کا ڈینش ترجمہ کروائیں۔ اس کے مطالعہ سے لڑکیوں کو پتا چل جائے گا کہ گھروں میں کس طرح رہنا ہے۔ شادیوں کو کس طرح قائم رکھنا ہے۔ بچوں کی تربیت کس طرح کرنی ہے اور صبر اور برداشت کتنی ہونی چاہئے۔

شعبہ وقف نو کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ وقف نو کا سلیبس جماعتی طور پر ہوگا۔ معاونہ صدر بنا کر لڑکیوں کے اجلاسات کروائے جائیں۔ اب تو 21 سال تک کا سلیبس آگیا ہے۔ مائیں بھی اسے پڑھیں۔ معاونہ صدر اپنے اجلاسات کا انتظام لجنہ سیکرٹری کے ذریعہ کرے گی۔ لڑکیاں، لڑکوں میں نہیں بیٹھیں گی۔

میٹنگ کے آخر پر صدر لجنہ نے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں مسجد میں لجنہ کے لئے جگہ کی کمی کا اظہار کیا۔ جس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ لکھ کر دیں۔ اور فرمایا کہ صدر لجنہ مجھے ڈائریکٹ اپنی رپورٹ بھجوائیں۔

حضور انور نے فرمایا: ذیلی تنظیمیں اس لئے بنائی گئی ہیں کہ جماعت کا پہیہ چلتا رہے۔ اور ترقی ہوتی رہے۔ چاروں پہیے چلتے رہیں گے تو ترقی ہوتی رہے گی۔ اگر چاروں شعبے جماعتی نظام کے ساتھ، لجنہ بھی، انصار بھی اور خدام بھی مستعد ہو جائیں تو ترقی بہت بڑھ جاتی ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔

(باقی آئندہ)

(بحوالہ اخبار بدر 26 مئی 2016)

......☆......☆......☆......

دعا بہترین ہمدردی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہے۔ اوّل جسمانی، دوم مالی، تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے جس میں نہ صَرفِ زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں ہی انسان کرسکتا ہے جبکہ اس میں طاقت بھی ہو مثلاً ایک ناتواں مجروح مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو تو کوئی شخص جس میں خود طاقت اور توانائی نہیں ہے کب اُس کو اٹھا کر مدد دے سکتا ہے۔ اسی طرح پر اگر کوئی بیکس و بے بس، بے سروسامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جب تک مال نہ ہو اس کی ہمدردی کیونکر ہوگی۔ مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اُس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت بلکہ جب تک انسان انسان ہے، وہ دوسرے کے لئے دعا کرسکتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے اور اگر اس ہمدردی سے انسان کام نہ لے تو سمجھو بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 352، ایڈیشن 2003ء، قادیان) (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جامعہ احمدیہ میں جانے والوں کی تعداد واقفین نو میں کافی زیادہ ہونی چاہئے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جامعہ احمدیہ میں جانے والوں کی تعداد واقفینِ نَو میں کافی زیادہ ہونی چاہئے...... ہمارے سامنے تو تمام دنیا کا میدان ہے۔ ایشیا، افریقہ، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، جزائر، ہر جگہ ہم نے پہنچنا ہے۔ ہر جگہ ہر براعظم میں نہیں، ہر ملک میں نہیں، ہر شہر میں نہیں بلکہ ہر قصبہ میں، ہر گاؤں میں، دنیا کے ہر فرد تک اسلام کے خوبصورت پیغام کو پہنچانا ہے۔ اس کیلئے چند ایک مبلغین کام کو انجام نہیں دے سکتے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/ جنوری 2018)

(انچارج شعبہ وقف نو بھارت)

EDITOR
xxxxxxxxxxx
Mobile. : xxxxxxxxxxxxx
e -mail :
website : www.akhbarbadrqadian.in

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Vol. 3 Thursday 8 - March - 2018 Issue No. 10

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 300/- (Per Issue : Rs.6/-) (**WEIGHT** - 20-50 gms/issue)

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ڈنمارک، مئی 2016ء کی مصروفیات

۞ 4رمئی بروز بدھ لندن سے روانگی اور اسی روز سرزمین ڈنمارک میں ورودِ مسعود ۞ مسجد نصرت جہاں تشریف آوری پر حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا والہانہ استقبال، بچوں نے استقبالیہ گیت پیش کئے ۞ مسجد نصرت جہاں کے ساتھ نئے تعمیر شدہ مشن ہاؤس، لائبریری، دفاتر، نماز ہال وغیرہ کا معائنہ اور ہدایات ۞ علاقہ Hvidovre میونسپلٹی کی میئر اور ان کے چار کونسلرز کی حضور پُرنور سے ملاقات ۞ حضور پُرنور کی طرف سے میئر اور کونسلرز کے سوالات کے پُرحکمت جوابات، انہیں اسلام احمدیت کی تبلیغ، قیامِ امن اور دیگر اہم امور پر زرّیں ہدایات و نصائح ۞ ڈنمارک کی سرزمین سے حضور پُرنور کا دوسرا خطبہ جمعہ جو بذریعہ ایم.ٹی.اے. پوری دُنیا میں لائیونشر ہوا ۞ حضور پُرنور کے ڈنمارک میں ورودِ مسعود کی پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا میں تشہیر ۞ فیملی ملاقاتیں ۞ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ، مجلس عاملہ کو حضور کی زرّیں ہدایات و نصائح ❖

یہ وقت ہے کہ ہم امن قائم کریں

● اگر ہم اس اصول پر قائم ہوں کہ ہم سب انسان ہیں اور ہم نے انسانی اقدار قائم کرنی ہیں اور ایک دوسرے کا احترام کرنا ہے تو تب دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے ❖

● احمدیوں نے چونکہ اس زمانے میں آنے والے مسیح علیہ السلام کو مانا ہے اس لئے ان کے لئے یہ بات لازمی ہے کہ وہ امن پسند ہوں اور ہر ایک کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آنے والے ہوں اور دوسروں کا خیال رکھنے والے ہوں ❖

● اسلام کہتا ہے کہ دین میں جبر نہیں مذہب کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے، مذہب کے حوالہ سے اُسی نے ہی فیصلہ کرنا ہے، انسان کو چاہئے کہ ایک دوسرے کا احترام کرے، انسانی اقدار اہم ہیں انکا خیال رکھیں، مذہب کا معاملہ خدا کے ہاتھ پر رہنے دیں، اگر مذاہب والے ایک دوسرے کو ماریں گے، قتل کریں گے تو پھر کون کس مذہب پر چلے گا، پھر مذہب کا کیا فائدہ؟ ایک دوسرے کو مارتے ہوئے سب مرجائیں گے ❖

● یہ بات درست ہے کہ مذہبی آزادی ہے، آزادی رائے ہے، تبلیغ کی، پیغام پہنچانے کی آزادی ہے۔ لیکن اگر یہ آزادی دوسروں کے جذبات مجروح کر رہی ہے تو اس پر کہیں کوئی حد لگانی پڑے گی۔ کوئی راستہ نکالنا پڑے گا تب ہی امن، رواداری اور بھائی چارہ کا ماحول قائم ہوسکتا ہے ❖

● پوپ نے کہا تھا کہ اگر کوئی میرا اچھا دوست ماں کے خلاف گالی دے تو پھر اس کو تیار رہنا چاہئے کہ اسے مُکّا پڑے گا۔ عیسائیوں کو پوپ کی بات سننی چاہئے۔ پوپ لوگوں کے جذبات کی حفاظت کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ اس پہلو سے اصل عیسائیت کی تعلیم پر عمل کر رہا ہے ❖

● پاکستان میں ہمارے خلاف باقاعدہ قانون بنا ہوا ہے، بعض ممالک میں قانون تو نہیں لیکن ہمیں اپنے حقوق سے محروم کیا جاتا ہے اور ہم کھل کر تبلیغ نہیں کرسکتے، چیلنج تو ہر جگہ پر ہیں، جتنا بڑا منصوبہ ہے اتنی ہی زیادہ مشکلات ہیں جن کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود ہماری ترقی ہو رہی ہے، ہمارا پیغام ایسا ہے کہ ہر سال لاکھوں لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں ❖

Hvidovre کی میئر اور کونسلرز کی حضور پُرنور کے ساتھ ملاقات اور ان کے سوالات پر حضور پُرنور کے بصیرت افروز جوابات

۞ لجنہ کو سب سے پہلے نمازوں اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں، نمازیں اور قرآن کریم کی تلاوت یہ سب سے ضروری اور بنیادی چیز ہے ۞ گھروں میں ایم ٹی اے سنیں اور اپنے بچوں کو بھی ایم ٹی اے کے پروگرام دکھائیں ۞ لڑکوں کو بھی اور لڑکیوں کو بھی عورتیں سنبھالیں، اسی لئے تربیت کا جو شعبہ ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عورتوں کے سپرد کیا ہے، ماں کے قدموں تلے جو جنت ہے وہ اولاد کی تربیت کی وجہ سے ہی ہے اور صرف لڑکی کی تربیت کے لئے نہیں، لڑکے کی تربیت کی وجہ سے بھی ہے ۞ صدر لجنہ اور سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ سر جوڑ کر بیٹھیں اور دیکھیں کہ مسائل کیا ہیں اور کس طرح ہم ان کو حل کرسکتے ہیں اگر آپ صرف اپنے بچوں، گھر والوں، عورتوں اور مردوں کو ایم ٹی اے کے ساتھ جوڑ دیں تو تربیت کا بہت بڑا حصہ آپ گھر بیٹھے بھی حل کرسکتے ہیں ۞ بات کرتے ہوئے ہمیشہ نرم رویہ رکھیں، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ نرمی سے بات کرو ❖

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصائح و ہدایات

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

مورخہ 4رمئی 2016 (بروز بدھ) آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سکینڈے نیویا کے ممالک ڈنمارک اور سویڈن کے لئے سفر اختیار فرمایا۔

سال 2005ء میں جرمنی کا دورہ مکمل کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6رستمبر بروز منگل تا 11رستمبر بروز اتوار 2005

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:xxxxxxxxx